REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP - 3

جلد ۳۶

شمارہ ۲۴

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

ایڈیٹر:- محمد انور ...
... احمد ...

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012

اخبارِ احمدیہ

قادیان، ۱۱ احسان (جون) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ڈاک سے ملنے والی اطلاع کے مطابق حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب محترمہ سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و سلامتی والی عمر پانے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

● مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام و احباب جماعتِ احمدیہ قادیان خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۴ شوال ۱۴۰۷ ہجری | ۱۱ احسان ۱۳۶۶ ہش | ۱۱ جون ۱۹۸۷ء

بمقام محمود ہال لندن

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی چار روزہ تبلیغی کلاس کا کامیاب انعقاد

رپورٹ مُرسلہ:- محترمہ ثُریا غازی صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ برطانیہ

ذیل میں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی چار روزہ تبلیغی کلاس کی روئیداد شائع کی جا رہی ہے۔ جس رنگ میں انہوں نے مختصر سے وقت میں بھرپور استفادہ کیا ہے وہ قابلِ تقلید ہے۔ اور جیسا کہ رپورٹ میں درج ہے کہ تمام دیئے گئے علمی لیکچرز اور سیمینار و مجلس سوال و جواب کی کارروائی آڈیو کیسٹس میں انہوں نے محفوظ کی ہے ان کیسٹس کو منگوا کر بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ ——— (قائم مقام ایڈیٹر)

نومبر ۱۹۸۶ء میں لجنہ اماء اللہ (یُو۔کے) کی مجلسِ شوریٰ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ لجنہ یو۔کے ایک تبلیغی کلاس منعقد کرے تاکہ احمدی خواتین کی تبلیغ کے ضمن میں پیش آمدہ دشواریوں کا ازالہ کیا جا سکے۔ لہٰذا اس سال کے آغاز میں ایک ایسی کلاس کا پروگرام مرتب کر کے لجنہ یو۔کے کی مجلسِ عاملہ میں پیش کیا گیا۔ اسی میٹنگ میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کلاس ایسٹر کی چھٹیوں میں ۱۷ر تا ۲۰ر اپریل کی جائے۔ تاکہ عورتوں کو اس میں شمولیت کرنے میں آسانی ہو۔ عاملہ کی منظوری کے بعد تمام لجنات کو ایک سرکلر کے ذریعہ اطلاع دے دی گئی۔ اور فروری کے شروع میں مجلسِ عاملہ کا ایک خاص اجلاس بُلا کر نصاب پیش کیا گیا۔ نیز اُسی دن یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تمام لیکچر مبلغین سلسلہ سے دلوائے جائیں۔ تاکہ اس تھوڑے سے وقت کو زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جا سکے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ پہلے تین دن کلاس کے لئے اور آخری ایک دن سیمینار کے لئے مخصوص کیا جاتے۔ تمام لیکچرز کو لکھ کر لیکچرز دینے کی درخواست کی گئی جو منظور کر لی گئی۔

اس کلاس کے انتظام کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

نگرانِ اعلیٰ: مکرمہ و محترمہ مسز سلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے تھیں جن کی نگرانی میں پورا پروگرام مرتب ہُوا اور تمام تفصیلات طے پائیں۔ لیکن عین کلاس کے دوران اُن کو ملک سے باہر جانا پڑا۔ آپ کی غیر حاضری میں کلاس کی تمام نگرانی محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ نائب صدر یو۔کے اور محترمہ امۃ الرشید صاحبہ جنرل سیکرٹری نے کی۔

انچارج کلاس: ثُریا غازی سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ یو۔کے۔
انچارج رہائش: محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ۔
انچارج ضیافت: „ ممتاز اشرف صاحبہ۔
نائبات: „ منورہ سہگل صاحبہ۔
محترمہ منصورہ تاج دین صاحبہ۔
انچارج تقسیم طعام: „ حامدہ فاروقی صاحبہ۔
نائب: „ امۃ الحیٔ صاحبہ۔
انچارج ٹرانسپورٹ: „ ثُریا صادق صاحبہ۔
انچارج سٹال: „ راضیہ قمر صاحبہ۔
نائب: „ بُشریٰ دین صاحبہ۔
انچارج مائیک: „ رقیبہ گلزار صاحبہ۔
مددگار: مکرم محترم مشہود احمد گلزار صاحب۔
انچارج بُک سٹال: محترمہ حامدہ مسنان صاحبہ۔
نائب: „ زاہدہ مسنان صاحبہ۔

دفترِ عمل باہر سے آئی ہوئی لجنات نے کیا۔ عائشہ صادق صاحبہ اور فہمیدہ باجوہ صاحبہ نے بھی مدد کی۔

۱۷ر اپریل کو بعد نماز جمعہ چار بجے کلاس شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرمہ ساجدہ ندیم صاحبہ لندن نے کی اور نظم مکرمہ مبارکہ عزیز الدین بیشر نے پڑھی۔

اس کے بعد محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ نے عورتوں کو اس کلاس سے پورا پورا استفادہ کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی گزشتہ سو سال میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں پر مشتمل لیکچر انگلش میں دیا۔ آپ کا لیکچر دو حصوں میں منقسم تھا۔ پہلے حصہ پر مشتمل اس لیکچر میں آپ نے مدلل رنگ میں مذہب کی تاریخ میں پیشگوئیوں کی اہمیت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ ایسی پیشگوئیاں یا تو مبشر ہوتی ہیں یا انذاری۔ مثال کے طور پر آپ نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بیان کی۔ اسی طرح مخالفین کے بارے میں کی گئی پیشگوئیوں میں سے ڈاکٹر ڈوئی کی پیشگوئی بیان کی۔ علاوہ ازیں زارِ روس، جنگِ عظیم، طاعون وغیرہ کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔

دوسرا لیکچر مکرم محترم مصطفیٰ ثابت صاحب کا تھا۔ آپ کا لیکچر انگلش میں Invitation to Ahmadiyyat پر تھا آپ کی Approach نہایت ہی بہترین اور منفرد تھی۔ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کو ثابت کیا۔ نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔ آپ کا لیکچر بے حد پسند کیا گیا۔

اس دن ۱۷ لجنات کی کل ۹۸ ممبرات نے شرکت کی۔ ۹ خواتین نے رات کو محمود ہال میں رہائش کی۔

۱۸ر اپریل کو کلاس کی ابتدا محترم عطاء المجیب راشد صاحب کے درس القرآن سے ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم کی اُن آیات کا درس دیا جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید اللہ ہارڈ ویئر مارٹ، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ر احسان ۱۳۶۶ ہش

کلمہ طیبہ کی عظمت

مذہب کی بنیادی غرض یہی ہے کہ انسان کو اپنے خالق و مالک سے ملا دے۔ اور اُس کو حقیقی معنوں میں خُدا کا عبد بنا دے۔ اسی غرض سے خُدا تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے رسُولوں، نبیوں، رشیوں، مُنیوں اور اوتاروں کو بھیجنے کا سلسلہ جاری فرمایا ہُوا ہے۔ تاکہ جب بھی خالق اور مخلوق کے رشتے میں کدورت واقع ہو اُس کو دُور کرکے اس تعلق اور پیوند کو مضبوط کیا جاتا رہے چنانچہ جس قدر بھی دُنیا میں نبی اور رسول آتے رہے، قرآنی تعلیم کے مطابق سبھوں نے نوعِ انسان کو یہی پیغام دیا کہ — "خُدائے واحد کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔" (مائدہ : ۱۱۸) — گویا کہ تمام نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے گئے "اور" رسُول اللہ" کہلانے کے مستحق تھے اور سبھوں کا مشن توحیدِ خداوندی یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی حقیقت، نوعِ انسان کے دلوں میں قائم کرنا تھا — اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کلمۂ طیبہ جو ان دو بنیادی صداقتوں کو ظاہر کر رہا ہے کہ "خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسُول ہیں۔" بطور نشانِ امتیاز صرف اسلام ہی کو دیا گیا اور باقی دیگر مذاہب کو ایسا کوئی کلمہ نہیں دیا گیا۔ جبکہ دیگر مذاہب کی بنیاد بھی انہی دو صداقتوں پر رکھی گئی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں آنے والوں نے اس پر عمارت تعمیر کرنے کی بجائے اس بنیاد سے ہٹ کر ایسی عمارتیں تعمیر کر رکھی ہیں جن کا بنیاد سے کوئی تعلق نہیں ہے —!

اس سوال کا سیدھا سادا، مختصر اور جامع و مانع جواب یہی ہے کہ جو کلمہ طیبہ اسلام کو عطا ہُوا ہے دراصل جملہ مذاہب اس کلمہ میں شامل ہیں۔ کیونکہ اسلام کی یہ اصُولی تعلیم ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر سیّدنا حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر بھی نبی دُنیا میں آئے، جن کی تعداد ایک حدیث میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان فرمائی گئی ہے۔ ان کے بارے میں یہ ایمان ہے کہ سب کے سب خدا کی طرف سے تھے اور سب کا مشن توحیدِ باری تعالیٰ کا قیام یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی عظمت کو دلوں میں بٹھانا تھا۔ لیکن یہ حقیقت کامل طور پر اپنی پُوری شان کے ساتھ حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں قائم ہوئی۔ اور اس طرح مقصدِ رسالت آپؐ کی بعثت کے ساتھ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ اس کی خوشخبری دیتے ہُوئے اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ : ۴) کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پُورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

پس جب کامل توحید کا قیام عمل میں آ گیا اور سیّدنا حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ارسالِ رُسُل کی غرض و غایت مکمل ہو گئی تو خدا تعالیٰ نے وہ نشانِ امتیاز جو کلمہ طیبہ کے نام سے معروف ہے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اسلام کو عطا فرما دیا —— چنانچہ واقعاتی لحاظ سے بھی یہ ثابت شدہ امر ہے کہ جس رنگ میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحیدِ باری تعالیٰ کو قائم فرمایا اس کی مثال دُنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی۔ کسی مُسلمان بچے سے بھی پُوچھ کر دیکھ لیں کہ "خُدا کتنے ہیں"۔ فوراً جواب دے گا "خدا ایک ہے"۔ اور بیش قیمت سونے کی مورتی بھی اس کے سامنے رکھ کر اس سے منوانے کی کوشش کی جائے کہ یہ تمہارا خدا ہے تو وہ اس کو ایک کھلونے سے بڑھ کر وقعت نہیں دے گا۔ اور ایک مسلمان خواہ دینی لحاظ سے کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو کبھی بھی حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نہیں کہے گا کہ نعوذ باللہ آپؐ خدا تھے۔ بلکہ آج جبکہ مُسلمان بدقسمتی سے صوفیاء و اولیاء کے مزاروں پر سجدے کرتے نظر آتے ہیں؛ محض خدا تعالیٰ کی تقدیرِ خاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ مبارک اس قسم کے ظاہری شرک سے بھی کلیۃً پاک ہے —— یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی توحیدِ خداوندی کے قیام کا عظیم مقصد جو حضرت آدم علیہ السلام کی ذات سے شروع ہُوا تھا اس کی تکمیل حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر ہوئی۔ تو جس مبارک ہاتھ پر یہ عظیم کامیابی ظاہر ہوئی اُسی کے ہاتھ میں یہ علم انعامی عطا کیا گیا۔

اگر وسعتِ نظر اور فراخدلی سے جائزہ لیا جائے تو یہ کلمۂ طیبہ کسی بھی مذہب کے لئے باعثِ حسد یا وجہِ افتراق و انتشار نہیں بن سکتا کیونکہ تمام نبی دراصل اسی بنیادی کلمے کی خاطر جہاد کرتے آئے ہیں۔ ہاں جس عظیم المرتبت نبی کے ہاتھ پر فتحِ عظیم مقدر تھی اسی کو یہ نشانِ امتیاز عطا ہونا تھا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی سر اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہی کلمۂ طیبہ لکھا ہُوا تھا۔ اور اس نتیجے پر پہنچے کہ خدا نے اپنے مقدس نام کے ساتھ ایسے ہی انسان کا نام شامل کیا ہوگا جو اُس کی جناب میں تمام مخلوق سے زیادہ محبُوب ہوگا۔ (دلائل بیہقی، حاکم، طبرانی بحوالہ نشر الطیب ص ۱۱۳)

آج خدا تعالیٰ نے اُسی حبیبِ کبریا احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفٰےؐ خاتم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رُوحانی فرزندِ جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی علیہ السلام کو اسی کلمہ طیبہ کی عظمت اور اس کو اپنی پُوری آب و تاب کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ اب جبکہ بدقسمتی سے بعض مسلمان کہلانے والوں ہی کی طرف سے اس پاک کلمہ کی عظمت کو پامال کیا جا رہا ہے جماعتِ احمدیہ اس کلمہ طیبہ کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ اور توہینِ رسالت کا ناپاک الزام لگانے والوں کو ہم بانیِ جماعتِ احمدیہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے الفاظ میں آگاہ اور خبردار کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسُولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اُس سے پوچھا جائے گا۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

اللہ تعالیٰ ہمارے مُسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے۔ اور اس پاک کلمے کی حفاظت میں ہمارے شانہ بشانہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر)

نعتِ رسُولؐ

نہ زندگی کا قرینہ نہ بندگی کا اصُول
رہِ حیات میں زادِ سفر نہ خاک نہ دُھول

اَدائے فرض کا احساس اِک سرابِ جمیل
غرورِ حُسنِ عبادت مِرا، فقط اِک بھُول

مِرا عمل، مِری نیّت، مِرا خلوص فریب
مِری اذاں، مِرا وضو، مِری نماز فضول

بدن خمیدہ، جبیں نَم، بارِ عصیاں سے
کڑکتی دھوپ میں جس طرح سرنگوں ہو ببول

میں اپنی ذات کے گُنبد میں قید ہوں کب سے
گناہگار، پریشاں، دُکھی، غریب، ملُول

کہاں میں کُشتۂ زہرابِ نفسِ آوارہ
کہاں وہ رُوحِ قدس، دیں پناہ، مہرِ نزول

انہیؐ کے دم سے ہے رقصندہ موجِ بادِ حیات
انہیؐ کے نام پہ قرباں لب و زبان کے پھُول

مہک رہی ہیں فضائیں سحابِ رحمت سے
چلی ہے ٹھنڈی ہوا آج پھر بسُوئے بتُول

مِرے سخن کی ہے پرواز تو بس یثرب تک
مِرے قلم کی ہے معراج حرفِ نامِ رسُولؐ

میں اِک غلامِ غلامانِ مصطفٰےؐ ساحرؔ!
مِری نوا کو بھی شاید عطا ہو شرفِ قبُول

(از ایچ۔ آر۔ ساحرؔ۔ امریکہ)

خطبہ جمعہ

کمزوریوں کو مستقل طور پر دور کرنے کیلئے زمیندار کی آنکھ سے نگرانی کی ضرورت ہے جو فصلوں کو نقصان پہنچانے والے جراثیم پر ہمیشہ نظر رکھتا ہے

رمضان اگرچہ بدیوں کی تلفی میں آپکی مدد کرتا ہے لیکن اسکے بعد اسکی حفاظت کرنا آپ کا کام ہے !

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ شہادت ۱۳۶۶ ہش مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ: مکرم عبد الحمید غازی صاحب۔ لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ بقرہ کی مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت کی :-

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (آیات ۱۸۴-۱۸۵)

اور فرمایا :-

یہ آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ ان میں روزے کا مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ اور آغاز اس بیان سے ہوا ہے۔ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزہ اُسی طرح فرض کر دیا گیا ہے جیسے ان لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے۔ کیوں فرض کیا گیا ہے؟ اس کا کیا فائدہ ہے۔ فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ میں یہ بھی معنی ہے کہ تاکہ تم تقویٰ کی راہیں اختیار کرو اور اس کے نتیجے میں روزے سے پہلے جو تمہیں فائدہ ہو سکتا ہے وہ فائدہ اُٹھاؤ۔ بہرحال، یہ بات قطعی ہے کہ رمضان کا اور روزوں کا تقویٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔

جتنا تقویٰ کا معیار بلند ہوگا

اتنا ہی روزے زیادہ فائدہ مند ہوں گے اور جتنا انسان اخلاص کے ساتھ روزے رکھ کے ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا، انسان کو زیادہ سے زیادہ تقویٰ نصیب ہونا شروع ہو جائے گا۔ تقویٰ کا جب ہم اس پہلو سے مطالعہ کرتے ہیں تو خصوصیت کے ساتھ اس مضمون میں تقویٰ کا ایک ایسا گہرا تعلق نظر آتا ہے جسے کھول کر ہر روزے دار کو اپنے سامنے رکھنا چاہئیے "تقویٰ" بنیادی طور پر "بچنے" کو کہتے ہیں۔ احتراز کرنے کو۔ گریز کرنے کو۔ اور اس میں یہ مفہوم داخل ہے کہ بُری چیز سے، ضرر والی چیز سے، شر والی چیز سے بچنا۔ رمضان مبارک میں، اور ویسے بھی ہر روزے میں، انسان کو اللہ تعالیٰ نے صرف بُری چیزوں سے بچنے کے لئے ہی نہیں فرمایا۔ بلکہ خاص وقت میں اُن اچھی چیزوں سے بھی منع فرما دیا جو روزمرہ کی زندگی میں، اُسے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ بلکہ بڑی خوشی کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اجازت عطا فرمائی ہے۔ ایک موقعے پر فرمایا کہ یہ نعمتیں ہم نے اپنے مومن بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ دوسرے بھی دنیا میں اسمیں شریک ہو جاتے ہیں مگر قیامت کے دن تو خالصتاً ہمارے پاک بندوں کے لئے، ہمارے مومن بندوں کے لئے ہوں گی؛ اُن سے بھی منع فرما دیا۔ اس لئے بچنے کا جو انتہائی مضمون ہے وہ روزے میں داخل ہونے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز سے بچنا، ہر چیز سے پرہیز، ہر چیز سے کیوں پرہیز؟ سوال یہ ہے۔ اگر آپ روزے پہ غور کریں تو تقویٰ کا یہ باریک معنیٰ آپ کی سمجھ میں آجائیگا کہ تقویٰ کا اصل معنیٰ یہ ہے کہ ہر اس چیز سے بچنا جس سے خدا روکے۔ نیکی بدی کے ذاتی فلسفے میں انسان کو داخل ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ اگر نیکی بدی کے فلسفے میں داخل ہو کر یہ تفریق شروع کرے کہ بد کیا ہے اور نیک کیا ہے تو ہر قوم کا نیک و بد کا معیار بدلتا جاتا ہے۔ ایک نہایت ہی مکروہ چیز جس کے تصور سے آپ کو کھانا کھاتے وقت متلی ہو جائے گی۔ بعض قومیں اس قدر شوق سے کھاتی ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ دوڑ کے مقابلہ کر کے اُن چیزوں کو پکڑتی ہیں۔ اگر تقویٰ کا یہ مفہوم لیا جائے کہ ہر بُری چیز کو چھوڑ دو۔ تو بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہ کہیں گے کہ ہاں، ہر بُری چیز کو چھوڑتے ہیں ہمارے نزدیک فلاں اچھی چیز ہے ہم نہیں چھوڑتے۔ شراب بہت اچھی چیز ہے بعضوں کے نزدیک، سؤر بہت اچھی چیز ہے بعضوں کے نزدیک، افریقہ میں چوہے کھانے کا اتنا شوق ہے کہ بعض ممالک میں چوہا مرغی سے زیادہ مہنگا بکتا ہے۔ ہمارے ایک احمدی استاد نے وہاں سے چٹھی لکھی کہ آج ہماری کلاس کا حرج ہو گیا کیونکہ چوہا کلاس میں آیا تھا اور سارے بچے چوہا پکڑنے کے لئے دوڑ پڑے اور جب چوہا نکلے تو اس وقت کوئی کنٹرول باقی نہیں رہتا اتنا پسند ہے ان لوگوں کو۔ تو آپ کا تقویٰ اور ہو گیا۔ اس کا تقویٰ اور ہو گیا۔ آپ کو چوہے کے نام سے بھی کراہت آتی ہے اور وہ چوہے کی خاطر کلاس بھی چھوڑ دیتے ہیں، ہر دوسری چیز سے غافل ہو کر چوہے کے پیچھے لپکتے ہیں تو خدا تعالیٰ نے یہاں آکر تقویٰ کا ایک ایسا مضمون سمجھا دیا جو

روزوں کی برکت سے ہمیں معلوم ہوا

پھر اس کے بعد انسان کے لئے کسی مزاج کی تفریق کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ معاشرے کے فرق کا کوئی سوال بھی باقی نہیں رہتا۔ تقویٰ کی یہ تعریف ہے۔ "بچو" لیکن ہر اس چیز سے بچو جس سے خدا روکتا ہے۔ خدا جس سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ رمضان میں داخل ہو کر تقویٰ اپنے عروج کو پہنچتا ہے اور خدا جب بُری چیزوں کی بجائے اچھی چیزوں سے بھی رکنے کا حکم دیتا ہے۔ تو آپ اس سے بھی رک جاتے ہیں۔ اس وقت وہ بُری چیزیں بُری ہو جاتی ہیں۔ پس نیک و بد کی تمیز کا ایک ہی راز ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی کسوٹی پر نیک و بد کو پرکھا جائے۔ جو رضا کے مطابق ہے وہ نیک ہے جو رضا کے خلاف ہے وہ بد ہے۔ تو رمضان مبارک ہمیں تقویٰ کی بہت ہی اعلیٰ تعلیم دیتا ہے۔ پس جب ہم خدا کی رضا کی خاطر اچھی چیزوں سے بھی پرہیز کرنے لگ جاتے ہیں تو ہم میں ایک قوت پیدا ہوتی ہے کہ جو بُری چیزیں ہیں اُن سے بدرجہ اَولیٰ پرہیز کریں۔ اور اُن کے خلاف دل میں ایک طبعی طور پر طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ عام طور پر باتیں کرنا معیوب نہیں ہے مگر رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد عام باتیں کرنا بھی معیوب بن جاتا ہے سوائے اس کے کہ ضرورت ہو ورنہ زیادہ تر ذکر الٰہی میں وقت خرچ ہونا چاہئیے۔ اور اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کہ روزہ رکھ کے اپنی روزمرہ کے دستور میں کوئی فرق ہی نہ ڈالو۔ بعض بدیاں ویسے ہی بدی ہیں لیکن رمضان شریف میں داخل ہونے کے بعد، اُن بدیوں کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ اگر پہلے کم گناہ تھا تو گناہ کبیرہ بن جائے گی۔ ایسے افعال جن کی عام حالات میں اجازت ہے اُن پر رمضان میں کرنے میں بعض دفعہ روزے کے دوران کرنے پہ شدید سزا بھی عائد کی جاتی ہے۔ تو یہ سارا عرصہ جو اس مہینے کا ہم اس ریاضت میں سے گزرتے

اسی ہی مہینہ بدیاں چھوڑنے کی مزید طاقت ملے گی۔ تعلق بڑھنے تقوؤں کا مطالعہ پر ہیز کر روزے رکھو گے تو تم بہت سی بدیوں سے بچنے کی طاقت پاؤ گے۔ جو روزے سے پہلے تمہیں نصیب نہیں تھی۔

بسا اوقات ایک انسان جب رمضان میں داخل ہوتا ہے بہت سی بدیوں کے بوجھ اُٹھا کر داخل ہوتا ہے اور جب نکلتا ہے تو بہت ہلکا پھلکا ہو کے نکلتا ہے۔ اگر بہت نہیں تو کم از کم کچھ نہ کچھ بدیاں اُس کی پیچھے رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس کے بعد کچھ عرصہ کے بعد، بعض دوست مجھے خط لکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہماری تو حالت ہی بڑی خطرناک ہے۔ رمضان میں خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی بہت سی کمزوریاں دور کیں اور رمضان کے بعد پھر وہ واپس آنا شروع ہوگئیں۔ اس واقعہ یہ ہے کہ

کمزوریوں کے دور کرنے کا مکالمہ

سمجھنے کے لئے درحقیقت ایک زمیندار کی آنکھ سے فصلوں کی حالت اور ان فصلوں پر حملہ کرنے والے نقصان دہ جراثیم اور کیڑے مکوڑوں کے مقابلے کی حالت کو دیکھنا چاہیئے۔ اس وقت انسان کو سمجھ آجاتی ہے کہ قانون فطرت کے طبعی تقاضے کیا ہیں۔ ایک اچھا زمیندار خوب جانتا ہے کہ اگر جڑی بوٹی یا نقصان دہ کیڑوں سے اپنے کھیت کو ایک دفعہ بچا لوں .... اُن پہ سپرے (SPRAY) کردوں یا اور مختلف ذرائع سے جڑی بوٹی کو اکھیڑ کر پھینک دوں۔ تو پہلے چند دن بہت ہی لطف آتا ہے اس کو دیکھ کر۔ اور اگر انسان اسی پر راضی ہو کر غافل ہو جائے اور یہ سمجھے کہ بس کافی ہوگئی تو چند دن کے بعد پھر جڑی بوٹی سر نکالنا شروع کر دیتی ہے۔ بس بدیوں کا بھی انسان کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا ہے اگر کوئی انسان ایک دفعہ بدی کو دور کر دے اور مطمئن ہو کے بیٹھ جائے کہ اب میں بدیوں سے فارغ ہوگیا تو

اُس کی مثال ایسے زمیندار کی سی ہوگی

جو ایک دفعہ جڑی بوٹیاں تلف کرنے کے بعد اطمینان پا جائے اور سمجھے کہ اب سارا سال جڑی بوٹیاں اس کھیت کا رُخ نہیں کریں گے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ زمیندار کو کتنی مسلسل محنت اور کتنی مسلسل نگرانی کی ضرورت پڑتی ہے چونکہ کارخانہ چلنے کی آواز نہیں آرہی، شور نہیں پڑ رہا اس لئے لوگ سمجھتے نہیں کہ زمیندارہ بڑا آسان کام ہے۔ ایک زمیندار پھر رہا ہے کھیت کے کنارے۔ ایک بنا توڑ دیا اور پانی ڈال دیا اور بس۔ یا ہل چلا دیا بس یہی اس کی زندگی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ زمیندارہ سے زیادہ فی الحقیقت اور کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اتنی باریک نگرانی کی ضرورت ہے اور اتنی مسلسل محنت کی ضرورت ہے کہ اگر انسان اس سے عدم توجہ کرے تو فائدہ کی بجائے نقصان میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ پھر اپنی زمینیں بیچنی پڑتی ہیں۔ بہت ہی فرق ہے اچھے زمیندار اور بُرے زمیندار کی حالت کا۔ حالانکہ بظاہر ان کے حالات ایک جیسے بھی ہوں۔ اس لئے جڑی بوٹی کو جس طرح زمیندار تلف کرتا ہے اور جانتا ہے کہ پھر آئے گی اور دوبارہ سر اُٹھانے کی کوشش کرے گی۔ اور مجھے ہمیشہ نگرانی کرنی پڑے گی۔ جس طرح زمیندار کیڑے مکوڑے کو تلف کرتا ہے اور پھر جانتا ہے کہ دوبارہ حملہ کریں گے اور مجھے اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے اور تیار رہتا ہے کہ جب کبھی وہ بیماری سر اٹھائے دوبارہ اُس کے سر کو کچلنے کی کوشش کرے گا۔ تو ایسا زمیندار یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی محنت سے بہت زیادہ پھل پاتا ہے۔ اور سال بہ سال اس کے کھیت کی حالت بہتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر لمبا عرصہ نگرانی کی جائے تو کچھ عرصے کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کھیت کو تو کیڑے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ گویا اس کھیت کی طرف رُخ ہی نہیں کرتے۔ چنانچہ ہم نے بعض ایسے زمیندارہ علاقے دیکھے جن کی شہرت تو نہیں تھی اور جماعت میں ایک دفعہ ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی بنائی گئی جس کا کام یہ تھا۔ مشاورت کی وجہ سے بنائی گئی تھی، کہ دورہ کر کے مختلف جماعتوں سے رابطہ بھی کیا جائے اور اچھے نمونے کے فارم (FARM) دیکھ کر لوگوں کو مشورے دیئے جائیں۔ تو مجھے بھی اس کمیٹی کے ساتھ دورے پہ گیا۔ ایک بہت ہی اعلیٰ پیمانے کا زمیندارہ فارم اوکاڑے میں تھا۔ اس طرح تو یاد نہیں لیکن بہت بڑا وسیع فارم تھا۔ اور اس میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہم نے بڑے غور سے پھر کے دیکھا، ایک گھاس کی پتی دکھائی نہیں دی اور کوئی کسی جگہ بھی نہیں دکھائی نہیں دیا۔ بالکل صاف ستھرا۔ جس طرح نہا دھو کے کوئی انسان باہر نکلتا ہے۔ اس طرح ہر کھیت تھا۔ اور دیکھنے والا یہ سمجھتا ہوگا عام آدمی جو واقف نہیں ہے کہ یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ آپ خود بخود ہی ہوگیا ہے۔ بڑے آرام سے ہوگیا ہے۔ حالانکہ جو بھی اُس کھیت کا مالک تھا اُس نے سالہا سال مسلسل اُس پر محنت کی ہوگی۔ اور بڑی کڑی نگرانی کی ہوگی۔ تب جا کر اُس کو یہ فائدہ ہوا۔ ایسی صورت میں ساری غذا، ساری طاقت جو زمین سے یا آسمان سے ملتی ہے۔ وہ اچھی فصلوں میں صرف ہو جاتی ہے۔ اور کوئی اُس طاقت کو چرانے والا باقی نہیں رہتا۔

یہی حال انسانی زندگی کا ہے

رمضان آکر جڑی بوٹی کی تلفی میں آپ کی مدد کرتا ہے۔ لیکن اس حفاظت کا فائدہ یہ ہوگا کہ تتقون۔ آپ نقصان دہ چیزوں سے بچ جائیں گے۔ آپ نقصان دہ جراثیم اور کیڑوں سے بچ جائیں گے۔ اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کی جتنی بھی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہیں، وہ نیکی کی نشوونما میں صرف ہوں گی۔ اتنا غیر معمولی آپ روحانی تغیر محسوس کریں گے کہ گویا ایک انقلاب برپا ہو گیا ہے۔ ایسے کھیت کو جو بیرونی حملوں سے بچا ہوا ہو اگر آپ غور سے دیکھیں تو ہر شاخ اُس کی، ہر پتا لہرا رہا ہوتا ہے۔ ایک ایک پودے کے اندر صحت پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہوتی ہے۔ لطف آتا ہے اس کے نظارے کا۔ اور ویسا ہی بے شک کھیت ہو بظاہر، لیکن اس کی جڑی بوٹی کی تلفی نہ کی گئی ہو یا کیڑے نہ مارے گئے ہوں۔ کھاد آپ اتنی ہی دیں یا بے شک اُس سے زیادہ دیدیں۔ بیج اُس سے بہتر استعمال کریں، پانی باقاعدہ دیں یا سطح اُس کھیت کی درست رکھیں۔ ہر دوسرا کام کریں لیکن ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔

پس بہت سی انسانی طاقتیں بدیوں کی موجودگی کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور بہت سی نیکیاں جو محنت کر کے انسان کماتا ہے اُن کے اندر جان باقی نہیں رہتی۔ ان کی صحت کمزور ہو جاتی ہے اُن کو ویسا پھل نہیں لگتا تو یہ تقویٰ جس کا قرآن کریم یہاں ذکر فرما رہا ہے، رمضان کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے۔ اس سے خصوصیت کے ساتھ یہ مراد ہے کہ تمہاری نیکیوں پر حملہ کرنے والے، بدی کے جانور اور کیڑے مکوڑے، رمضان میں سے گزر کر تلف ہو جائیں گے۔ اور

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچرس ۲۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون 27-0441
گرام LOBEXPORT

تمہیں ایک نئی صحت عطا ہوگی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس معاملے پر، رمضان اور روزوں پر، جو نصائح کثرت سے فرمائی ہیں اُن میں ایک یہ بھی فرمایا ہے بار بار کہ رمضان کے معنوں میں شدت کی لو اور گرمی داخل ہے۔ اور جس طرح زمینداروں کے لیے، جڑی بوٹی کی تلفی کے لئے بہترین وقت وہ ہوتا ہے جب تیزی کے ساتھ گرمی پڑ رہی ہو اور لوئیں چل رہی ہوں۔ اُس وقت جب وہ اُکھاڑتا ہے غلط پودوں کو، تو اُن کی جان سوکھ جاتی ہے اُن میں کچھ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح رمضان میں بدیاں دور کرنے کے لئے ایک خاص ماحول پیدا ہوجاتا ہے وہ گرمی جس کے نتیجے میں بدیاں مرتی ہیں وہ رمضان کی دعاؤں کے جوش ہیں، یا اُس کے ماحول کے نتیجے میں حاصل ہوتی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ، زیادہ آسانی کے ساتھ بیماریاں مرنا شروع ہوتی ہیں۔ اور ایک دفعہ مرجائیں تو پھر جب تک باہر سے دوبارہ داخل نہ ہوں، اُس وقت تک وہ بیماری پھر دوبارہ جڑ نہیں پکڑ سکتی۔ عام حالات میں بسا اوقات آپ اپنی بدیاں دور کریں لیکن اُن کی جڑیں باقی رہ جاتی ہیں اور ہر انسان جسے اپنے نفس پر غور کرنے کی عادت ہو۔ وہ جانتا ہے اُس کو خوب معلوم ہوتا ہے کہ میں پوری طرح اپنی صفائی نہیں کر سکا۔ میرے اندر بدیوں کی جڑیں ابھی باقی ہیں۔ وہ جڑیں عام حالات میں نشو و نما پھر پا جاتی ہیں۔ رمضان میں جو مزید فائدہ یہ ہے کہ رمضان کی تپش یعنی عبادتوں کی تپش، خدا تعالیٰ کے ذکر کی تپش،

اللہ تعالےٰ کی محبت کی تپش

جس کا خاص رمضان سے تعلق ہے اُس کے نتیجے میں بدیوں کی جڑیں مرنے لگ جاتی ہیں۔ تو نسبتاً بہت زیادہ تقویٰ کی حالت میں انسان رمضان سے باہر آتا ہے۔ لیکن پھر اگر غافل ہو جائے تو پھر وہی حال ہوگا۔ اس لئے اس مہینے سے حتی المقدور پورا استفادہ کرنا چاہیئے

ایک اور بدیوں سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ رمضان میں بعض زائد نیکیاں جو پہلے نہیں تھیں، وہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ قرآن کریم نے جہاں بدیوں کو دور کرنے کا مضمون تزکیہ کے لفظ کے تابع بیان فرمایا ہے۔ اور زکوٰۃ میں یہ مضمون پایا جاتا ہے، وہاں دوسرے مضمون کو بھی بیان فرمایا ہے کہ نیکیاں بڑھانے کے نتیجے میں بھی بدیاں دور ہوتی ہیں۔ "اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ" یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ یہ بھی، کھیت کے اوپر اگر آپ نظر ڈالیں۔ مکمل طور پر یہ آیت بھی، کھیت کے معاملے پر چسپاں ہوتی دکھائی دے گی۔ اور اسی طرح یہ پوری تصویر مکمل ہو جائے گی تزکیہ، بدیوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے اور اس کے نتیجے میں زکوٰۃ نصیب ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کا معنیٰ ایک یہ ہے کہ اچھی چیزیں پرورش پائیں اور تیزی سے نشو و نما حاصل کریں۔ تو جب آپ بدیاں دور کرتے ہیں تو نیکیاں نشو و نما پاتی ہیں اور اگر آپ نیکیوں کے اندر اور نیکیاں داخل کرلیں تو بیچ میں بدیوں کے اُگنے کی جگہ باقی نہیں رہتی۔ یہ بھی ایک بڑا

دلچسپ زمیندارہ تجربہ ہے

کہ جن زمینداروں کے پاس کھیت کھلا ہو اور اس میں جتنے پودے فصل کے داخل کئے جا سکتے تھے اتنے داخل نہ کئے گئے ہوں یعنی کاشت نہ کئے گئے ہوں، بیچ میں خلا رہ جائے تو اُس بیچارے کے لئے اس خلا کو جڑی بوٹی سے دور کرنے کے لئے بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اور ذرا بھی غافل ہو جائے تو پھر وہاں کچھ نہ کچھ ضرور اُگ آتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے۔ خلا نہیں پیدا ہوتا۔ خلا اگر پیدا ہوگا تو ارد گرد کی طاقتیں ضرور وہاں دخل اندازی کریں گی۔

تو جہاں تزکیہ نے ہمیں یہ مضمون سمجھا دیا کہ جن پودوں کا کسی کھیت میں حق نہیں ہے، جو غیر ہیں، جو دشمن ہیں اُن کو اُکھیڑ کے پھینکو وہ جو کھیت کے سگے اور اپنے ہیں۔ اُن کی نشو و نما میں بہت زیادہ قوت پیدا ہوجائے گی اور پہلے سے زیادہ برکت نظر آئے گی۔ دوسری طرف یہ فرمایا کہ خالی جگہوں کو نیکیوں سے بھرنا شروع کردو تاکہ بدیوں کے لئے جگہ باقی نہ رہے۔ اس مضمون کو اگر آپ سمجھ لیں تو آئندہ بدیوں سے مقابلے کے لئے ایک بہت ہی عظیم راز آپ کے ہاتھ میں آجائے گا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کا وقت محدود ہے۔ اُس کی دلچسپیاں بھی محدود ہیں۔ اگر انسان کے اندر جتنی بھی خدا نے استطاعت رکھی ہے اور ہر انسان کی استطاعت کئی پہلو سے بدل جاتی ہے مگر جس شخص کی جتنی بھی استطاعت رکھی ہے اگر اُس کی ساری استطاعت میں نیکیوں کے پودے لگا دیئے جائیں تو بدیوں کے داخل ہونے کا امکان بہت ہی بعید کی بات ہو جائے گی۔ اور اگر خلا چھوڑ دیا جائے تو باوجود محنت کے پھر کچھ نہ کچھ بدیاں اُس میں ضرور اُگنا شروع ہو جائیں گی۔ تو رمضان سے فائدہ اُٹھانے کے لئے دوسرا طریق یہ ہے کہ

آپ اپنی حسنات کو بڑھائیں

بالارادہ سوچ کر۔ کہ فلاں میرے دوست میں یہ خوبی پائی جاتی ہے مجھ میں نہیں ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اس رمضان شریف میں یہ خوبی مجھے حاصل ہو جائے اور میں اس پر عملدرآمد شروع کر دوں۔ تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تمہاری بعض برائیاں بھی دور ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اچھے کھیت کے سائے میں جڑی بوٹیاں مرنا شروع ہو جاتی ہیں اور جب کھیت کاٹے جاتے ہیں، ہم نے دیکھا ہے جو جتنا صحت مند کھیت ہو اُس کے سائے کے اندر، مری ہوئی جڑی بوٹیاں اگر نکلتی بھی ہیں تو نہایت مری ہوئی۔ مُردہ سی، زرد حالت میں، بمشکل وہ زندگی کے سانس پورے کر رہی ہوتی ہیں۔ اور جب جڑی بوٹیاں غلبہ پا جائیں تو پھر اچھے پودوں کا، جن کو لگانا مقصود تھا، اُن کا یہ حال ہو جاتا ہے بیچاروں کا۔ کہ وہ غالب آجاتی ہیں اور ان کو سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس مضمون سے، اس رمضان میں جہاں تک ممکن ہو جماعت احمدیہ کو استفادہ کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ نے جو یہ مہینہ دیا ہے ہمیں، بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر رمضان نہ ہوتا تو اُمت مسلمہ کی حالت بالکل کچھ اور ہوتی۔ باوجود اتنی گراوٹ کے جو چودہ سو سال صدیوں کی دوری نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے پیدا کی۔ اس کے باوجود

رمضان کے مہینے کی برکتوں سے

بہت سی نیکیاں زندہ ہیں اور بہت سی بدیاں ہیں جو داخل ہوتے ہوتے پھر نکال دی جاتی ہیں۔ بہت ہی بڑا احسان ہے رمضان کا اُمت محمدیہ پر کہ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کے ساتھ ہمیں ایک مہینہ عطا کر دیا ہے جس میں سے نکل کر بہت سی بدیوں کو ہم جھاڑ کر تازہ دم ہو کر صحت مند ہو کر باہر نکلتے ہیں جسمانی لحاظ سے بھی اس کے بڑے بڑے فوائد ہیں۔ معاشرتی لحاظ سے بھی بڑے فوائد ہیں۔ کسی عبادت کے اتنے گہرے اثرات انسانی استطاعت کے ہر حصے پر نہیں پڑتے جتنے رمضان کے یا روزوں کے، انسانی استطاعت کے ہر حصے پر پڑتے ہیں۔ کوئی انسانی استطاعت ایسی نہیں ہے جس کا تصور کرسکیں، جس پر رمضان اپنا اثر نہ چھوڑ جائے۔ کامل طور پر، پورے انسان کی زندگی پر رمضان حاوی ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے متعلق جو بہت سی نصائح فرمائی ہیں اُن میں سے چند میں آپ کے سامنے پڑھ کے سُناتا ہوں تاکہ اُن بابرکت اور بے حد گہری تاثیر رکھنے والی نصائح سے آپ استفادہ کرسکیں:-

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اُس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔ یعنی اس نیکی کے بدلے میں اُسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔

ابھی چند دن پہلے ہالینڈ میں ایک دوست نے یہی سوال کیا تھا۔ کہ ہر نیکی انسان کی خدا کے لئے ہوتی ہے۔ روزے کو خاص طور پر یہ کیوں کہا گیا کہ

خدا فرماتا ہے کہ وہ میرے لئے ہے گویا۔ تو واقعہ یہ ہے کہ کسی نیکی کا انسان کی ہر طاقت سے تعلق نہیں ہے سوائے روزے کے۔ کسی نیکی کا کچھ طاقتوں سے تعلق ہے، کسی نیکی کا کچھ اور طاقتوں سے تعلق ہے لیکن پورا وجود خدا کی رضا کے تابع کرنے کے لئے روزے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس میں ہر قربانی داخل ہو جاتی ہے ہر عبادت داخل ہو جاتی ہے تو گویا جب انسان اپنے پورے وجود کو خدا کے سپرد کر دے تو اس کی جزا خدا بن جاتا ہے۔ اور اگر پورا وجود نہ دے تو اس کی کچھ نہ کچھ دوسری جزا ہوگی۔ پورے وجود کا پورا وجود جزا ہے۔ ان معنوں میں آپ اچھی طرح سمجھ سکیں گے یعنی ایک لحاظ سے تو انسان اپنا پورا وجود چھوڑ کے اپنی اگلی پچھلی ساری نسلیں بھی خدا کو دیدے تو اس کے مقابل پر خدا کی ذات کا سودا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کو آسان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ پیار کے سودے اس طرح فرماتا ہے۔ کہتا ہے اچھا تو یوں کرتے ہیں کہ تم مجھے پورا دیدو میں تمہارا پورا ہو جاتا ہوں اور یہ مضمون روزے میں سمجھ آتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آسان کر کے ہمیں سمجھا دیا کہ بہت ہی عظیم الشان موقعہ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم نے سب کچھ مجھے دیا اپنی ہر طاقت میں سے مجھے لوٹایا ہے۔ چونکہ تم پورے ہو رہے ہو اس لئے میں آج پورا تمہارا ہو جاتا ہوں۔ ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ نمازوں میں نفسانیت پائی جاتی ہے یا حج میں نفسانیت پائی جاتی ہے یا زکوٰۃ میں نفسانیت پائی جاتی ہے یہ تمثیل ہے جس کے ذریعہ ایک محبت اور عشق کا راز سمجھایا گیا ہے۔

فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے

پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے، میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔

اب دیکھیں۔ روزمرہ ہمارے گھروں میں جو معاشرے کے مسائل ہیں اگر ایک انسان اسی نصیحت کو ہی پیش نظر رکھ کے اسے اپنا لے، اچھی طرح مضبوطی سے پلّے باندھ لے تو کتنے ہی گھر جو جہنم بنے ہوتے ہیں، جنت بن سکتے ہیں۔ ایک مہینے کی یہ ریاضت ہے صرف۔ لیکن جو ایک مہینہ مسلسل اپنے گھر میں سخت کلامی سے بچ جائے گالی گلوچ سے بچ جائے اسے یقیناً اپنے گھر میں ایسی تبدیلی دکھائی دے گی کہ سوائے اس کے کہ کوئی بالکل ہی جاہل مطلق ہو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ ایک مہینے کے دوبارہ وہ بدیاں شروع کر دے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر کو پھر جہنم بنا لے۔ لیکن اکثر جب آپ دیکھتے ہیں کہ روزوں میں سے گزرنے کے باوجود معاشرے میں اصلاح نہیں ہوتی تو یقین جانیں کہ اس لئے نہیں ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت پر عمل نہیں کیا جاتا۔ لاکھوں روزے دار ہیں جو اپنی روزمرہ کی زندگی کی عادتوں میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ اگر اونچی آواز میں شور شرابہ کرنے کی پہلے عادت تھی تو روزوں میں بھی وہی عادت رکھتے ہیں۔ اگر بدکلامی کی عادت تھی تو روزے میں بھی بدکلامی اُن سے ہوتی رہتی ہے۔ درشتہ مزاج کی عادت تھی تو وہ بھی اسی طرح باقی رہتی ہے۔ صرف کھانا کھانا چھوڑتے ہیں اور کچھ نہیں یا پیاسے رہتے ہیں اور کچھ نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کے راز سکھائے ہیں

کہ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لعلکم تتقون۔ تو کیا مطلب ہے؟ کن چیزوں سے بچو؟ تفصیل بیان فرما دی۔ ایک تقریب کو ایک حقیقت میں تبدیل کر کے دکھایا ہے۔ فرمایا۔ نہ تو وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے۔ اگر کوئی گالی گلوچ ہو یعنی لوگ اس کو گالیاں دیں تو وہ جواب میں کہے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ مجھے جواب دینا نہیں آتا۔ میں مجبور ہوں اور خاص طور پر ایسا شخص جو معاشرے میں مشہور ہو تیز کلامی کے لئے وہ جب چپ ہوگا تو لازماً تعجب ہوگا کہ آج اس کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ بتاتا ہے کہ میاں! میں بیمار نہیں ہوں مجھے اور کوئی تکلیف نہیں۔ میں روزہ دار ہوں۔

میں بے اختیار ہوں اب۔ اس وقت تم جتنا چاہو مجھ سے لڑو۔ جتنی چاہو گالیاں دو۔ میں نے آگے سے کچھ نہیں کہنا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔

پہلے روزہ دار کی تعریف فرمائی ہے پھر فرمایا ہے کہ اُس کے منہ کی بُو۔ اُس روزے دار کی منہ کی بُو مراد نہیں ہے جو بدکلامی کرتا ہے یا ذکر الٰہی سے خالی ہے۔ صرف گندے ڈکاروں کی بُو ہے جس نے منہ کو متعفن کیا ہوا ہے۔ وہ بُو مراد ہے جو خدا کی خاطر ہر بُری چیز سے رکنے والا منہ ہے۔ اس میں سے بھی طبعاً، فطرتاً روزہ رکھنے کے نتیجے میں ایک بُو پیدا ہوتی ہے لیکن فرمایا کہ چونکہ اُس منہ میں پاکیزگی داخل ہو چکی ہے خدا کی خاطر۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور وجہ بیان فرما دی کیونکہ اُس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ پھر فرمایا:

روزے دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں

ایک خوشی اسے اُس وقت ہوتی ہے جب روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اُس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اُسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔ یہ جو ملاقات ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مرنے کے بعد نصیب ہوگی۔ لیکن بالعموم لوگ اس کا یہی مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ روزے کی خوشی تو اسی دنیا میں نقد مل جائے گی۔ یعنی جب بھی ہم روزہ کھولیں گے تو دنیا کے رزق سے جو ملاقات ہوتی ہے اس کے نتیجے میں خوشی میسر آئے گی۔ اور خدا کی ملاقات اُدھار رہتی ہے وہ مرنے کے بعد نصیب ہوگی یہ غلط ہے۔ روزے کے اندر جب خدا جزا ہے تو روزے کے دوران ہی وہ جزا ملتی ہے۔ کوئی اُدھار کا سودا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ۔ اسی لئے روزے کے آخر پر لیلۃ القدر رکھی گئی ہے تاکہ اگر پہلے اُسے دیدار نصیب نہ ہوا ہو تو لیلۃ القدر کے دوران، جو خاص معراج کی رات ہوتی ہے رمضان کی نیکیوں کی اُس رات ہی اُسے نصیب ہو جائے۔ تو ایک چیز تو آپ کے اپنے اختیار میں ہے۔ یعنی روزہ کھول لینا اور رزق کی لذت حاصل کرنا۔ وہ جزا ہے یا نہیں ہمیں اس کا علم نہیں۔ جزا تو تب ہو اگر

خدا پیار اور محبت سے کہے

ہاں میری خاطر تو نے منہ بند رکھا تھا اب میری خاطر اس رزق کو کھاؤ۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری جزا ہے۔ دوسری جزا کے متعلق تو ہم یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ مرنے کے بعد پتہ لگے گا۔ تو اس دنیا میں کیا پتہ ہے کہ روزے مقبول بھی ہوئے تھے یا نہیں۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ خدا جب جزا بنتا ہے تو قیامت کے دن نہیں۔ اس دنیا میں بنتا ہے۔ اس دنیا میں اس کا حاصل ہونا ایک امر واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس پہلو سے ہر روزے دار کو رمضان کے دوران یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ میرے روزے خدا کی خاطر تھے یا نہیں۔ اگر تھے تو اس دوران اُسے ضرور خدا کی لقاء نصیب ہو جانی چاہئے۔ لقاء سے مراد یہ نہیں کہ خدا اپنی تمام شان کے ساتھ اس پر جلوہ گر ہوگا۔ کیونکہ موسیٰ کی لقاء اور تھی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لقاء اور تھی۔ جب نبیوں کی لقاء میں بھی فرق ہے تو عام انسانوں کی لقاء میں بھی فرق ہوگا۔ مختلف ہوں گے لقاء اپنی توفیق کے مطابق، اپنے ظرف کے مطابق۔ کچھ نہ کچھ خدا کے پیار کا جلوہ اس طرح دیکھے گا کہ اسے خدا نصیب ہوا ہے۔ اس پہلو سے ہمیں پوری توجہ اور محنت کے ساتھ صرف

گزشتہ ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ دُعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خدا اصل میں تو کسی چیز کا بھی جزا نہیں ہے۔ وہ اپنی رحمت کی جزا ہے وہ اپنے فضل کی جزا ہے اپنے کرم کی جزا ہے۔ اُس سے کوئی سودا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو محض اُس کے پیار کی باتیں ہیں دلداری کی باتیں ہیں جو کہتا ہے۔ ہاں میں تمہارا سودا ہو ں۔

اس لئے سب سے زیادہ حقیقت، سب سے گہری حقیقت اس بات میں ہے کہ آپ عاجزانہ دُعا کریں کہ اے خدا ہم نے تجھ پتہ نہیں کیا ہے ہم جانتے ہیں جو اس کا حال ہے۔ اس لئے تو محض اپنے فضل اور رحمت کے نتیجے میں ہماری جزا بن جا۔ جس طرح ہم نے اپنی غفلتوں سے غافل رہے ہیں اس دُنیا میں۔ تو بھی ہماری چشم پوشی فرما۔ اور باوجود سب کمزوریوں کے ہمیں فضل کا یہ اپنا کرشمہ دکھا یہ رحم کا جلوہ دکھا کہ گویا ہم سمجھیں کہ ہاں اللہ روزوں کے بدلے ہمارا ہو گیا۔ اس قسم کی عاجزانہ دُعائیں کریں گریہ وزاری کریں، اپنے اعمال پر بنا نہ رکھیں۔ اللہ کے رحم کی طرف نگاہ رکھیں تو بہت سی کمزوریاں بہت سی غفلتوں کی حالتیں جو خود ہماری نظر میں بھی نہیں آتیں اللہ بھی اُن سے چشم پوشی فرما سکتا ہے اور فرما دیتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں کوئی بعید نہیں کہ لکھوکھا احمدیوں کو اسی رمضان مبارک میں اس طرح خدا کی لقا نصیب ہو کہ پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی ہو۔ اور یہی سب زندگی کی ترقی کا راز ہے۔ یہی فلاح کی کنجی ہے جس کے بعد پھر

ایک ہمیشہ کی زندگی

اسی دُنیا میں انسان کو نصیب ہو جاتی ہے۔ انسان اس عالم فنا میں رہتا ہوا عالم بقا میں داخل ہو جاتا ہے۔ رمضان عالم بقا لے کر آپ کے لئے آرہا ہے۔ آب حیات ہے اس کا ایک گھونٹ آپ حقیقت میں بھر لیں۔ جس طرح آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے تو ایک ہی گھونٹ آپ کے لئے ہمیشہ کی زندگی کا پیغام لا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم فاضل انسپکٹر وقفِ جدید

برائے صوبہ کیرالہ۔ تامل ناڈو

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ۔ تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۱۵ ۶/۸۷ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض وصولی چندہ وقفِ جدید دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۵ ۶/۸۷
ٹوگرال منجیشور	۱۸ ۶/۸۷	۲	۲۰
پینگاڈی	۲۰	۳	۲۳
کینانور۔کڈلائی	۲۳	۲	۲۵
کوڈالی	۲۵	۱	۲۶
مٹانور	۲۶	۱	۲۷
مرکرہ	۲۷	۳	۳۰
سانیکٹ	۳۰	۵	۵ ۷/
کوڈیا تھور	۵ ۷/	۲	۷
پتہ پیریم	۷	۱	۸
مارا پورم	۸	۱	۹
وانیمبلم	۹	۱	۱۰
کرولائی	۱۰	۱	۱۱

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
کالکم	۱۱ ۷/۸۷	۱	۱۲ ۷/۸۷
منارگھاٹ	۱۲	۱	۱۳
الانلور	۱۳	۱	۱۴
مریاکنی	۱۴	۲	۱۶
پالگھاٹ	۱۶	۱	۱۷
کاواشیری	۱۷	۱	۱۸
پٹی پورم	۱۸	۱	۱۹
چواکاٹ	۱۹	۱	۲۰
مواٹ پوبا	۲۰	۱	۲۱
ایراپورم	۲۱	۱	۲۲
ارناکولم	۲۲	۲	۲۴
الپی	۲۴	۱	۲۵
کرونا گاپلی	۲۵	۳	۲۸

افسوس! محترم خلیل الرحمٰن صاحب فانی وفات پاگئے!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ

افسوس کہ محترم خلیل الرحمٰن صاحب فانی مورخہ ۱۲ ۵/۸۷ کو ۱½ بجے سہ پہر اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم خلیل الرحمٰن صاحب فانی محترم منشی عبدالرحیم صاحب فانی مرحوم امروہی کے بیٹے تھے۔ محترم منشی صاحب مرحوم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی تحریک پر کہ احباب قادیان کی آبادی کا موجب بنیں، منشی عبدالرحیم صاحب مرحوم سنہ ۱۹۵۰ء میں ہجرت کر کے امروہہ سے قادیان اپنے اہل و عیال کے ساتھ آ کر آباد ہوگئے۔ منشی صاحب مرحوم کو سلسلہ کی خدمت کی توفیق اس رنگ میں بھی ملی کہ آپ نظارت بیت المال میں بطور انسپکٹر کے خدمت کرتے رہے۔ اسی طرح آپ کے بیٹے محترم خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم کو بھی اللہ تعالیٰ نے خدمت سلسلہ کی توفیق دی۔ موصوف مرحوم ڈیڑھ سال قبل ریٹائرمنٹ تک نظارت دعوۃ و تبلیغ و نظارت علیا میں بطور محرر امپرسٹ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم نے اپنی زندگی غیر معمولی صبر و قناعت کے ساتھ بسر کی۔ پابند صوم و صلوٰۃ، نیک، متقی اور ہر ایک ملنے والے سے حسن سلوک اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی محبت و عقیدت رکھتے تھے۔

بعد ریٹائرمنٹ نظارت امور عامہ میں بطور محرر ڈیلی ایمپلائی ہو کر کام کر رہے تھے۔

موصوف نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ، سات بیٹے اور چار بیٹیاں، نواسے، نواسیاں اور ایک پوتا، پوتی یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے تین بیٹے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ اسی طرح مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب میکانک اپنا ذاتی کام کرتے ہیں۔ اور جب بھی سلسلہ کی خدمت کے لئے بلایا جاتا ہے موصوف خوش دلی سے بغیر معاوضہ کے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

اسی روز بعد نماز مغرب احاطہ لنگرخانہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کثیر تعداد احباب سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندئی درجات سے نوازے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور بیوہ اور بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین (ادارہ)

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
آدور ناڈ	۲۸ ۷/۸۷	۱	۲۹ ۷/۸۷
کوئیلون	۲۹	۱	۳۰
کوٹار	۳۰	۱	۳۱
ٹوٹوکورین	۳۱	۱	۱ ۸/

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
میلاپالیم	۱ ۸/۸۷	۲	۳ ۸/۸۷
مدراس	۳	۵	۸
منگلور	۸	۴	۱۲ ۸/۸۷
-	-	-	—

درخواست دُعا

خاکسار کی چھوٹی بھانجی عزیزہ سیدہ مسفورہ خاتون بعمر ۵ سال ٹیٹنس ہو جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہے اور رنگ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی نیز بچی کے والدین کی پریشانی کی دوری اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید بشارت احمد قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

قسط اوّل

اسلام میں صبر و رضا کی تعلیم

اور

ابتلاء کے دور میں جماعت احمدیہ کا نمونہ!

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

(البقرة: ۱۵۴ تا ۱۵۸)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ کی مدد مانگو اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دے جن پر جب بھی کوئی مصیبت آئے گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں — یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

صبر عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس میں سختی، شدت، تلخی اور بہادری و شجاعت اور استقلال و استقامت اور کسی چیز سے رُک جانے اور کسی چیز سے چمٹ جانے کے معنے پائے جاتے ہیں چنانچہ صَبَرَ عَلَى الْأَمْرِ کے معنے ہیں جَرُؤَ وَ شَجُعَ وَ تَجَلَّدَ یعنی جرأت و شجاعت سے کام لیا اور تکالیف پر بغیر کسی شکوہ کے صبر کا دامن تھام لیا۔ صَبَرَ عَنِ الشَّيْءِ کے معنے ہیں کسی چیز سے رُک جانا یا روک دینا مثلاً گھوڑے کو بھوکا پیاسا رکھنے کو عرب کہتے تھے کہ ہم نے گھوڑے کو صبر کر دیا ہے چنانچہ اسی مناسبت سے روزہ کو شہر الصبر بھی کہا جاتا ہے۔ صَبِر ایلوا کو کہا جاتا ہے۔ الصَّبِيرُ ایسی زمین کو کہا جاتا ہے جو سخت تو نہیں لیکن پتھریلی ہوتی ہے۔ الصَّبَارَةُ کے معنے تلخی اور مرارت کے ہیں۔ اسی طرح سخت سردی کو صَبَارَّةُ الشِّتَاءِ اور صَبَارَّةُ الشِّتَاءِ کہا جاتا ہے۔

ویسے تو صبر ایک طبعی تقاضا ہے جو خود بخود بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً اپنے پیاروں کی موت پر رونے دھونے اور واویلا کرنے کے بعد انسان کو بالآخر صبر آ ہی جاتا ہے — لیکن ایسا صبر خلقی نہیں کہلا سکتا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى کہ صدمہ پہنچنے کے ساتھ ہی جو راضی برضاء الٰہی ہو جاتا اور صبر اختیار کرتا ہے وہ اعلیٰ وہی صبر قابلِ تعریف ہے — اسی وضاحت سے معلوم ہوا کہ صبر ایک اعلیٰ درجہ کا خلق ہے اور جیسے جیسے کسی پر مشکلات و مصائب وارد ہوں اور وہ مشقِ ظلم کا نشانہ بنایا جائے اتنا ہی اس کے پیمانۂ صبر کا علم اور اس کی خوبی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اگر ہم یہ کہیں کہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ اور لبِ لباب صبر و استقامت اور تسلیم و رضا ہی ہے تو اس میں کچھ مبالغہ نہیں۔ کیونکہ جس طرح دُنیا میں کسی اعلیٰ درجہ کے علم و فن کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو اپنے بہت سے آراموں کو ترک کرنا پڑتا ہے اور بہت سی تکالیف اور بے آرامیوں کو برداشت کرنے کے لئے صبر کا نمونہ دکھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح جو اعلیٰ دینی مقصد جس کا خلاصہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جن و انس کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کے عبد بن جائیں، خدا کی صفات کے مظہر بن جائیں اور خدا کے رنگ میں رنگین ہو جائیں تو پھر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس قدر عظیم نصب العین کی تیاری و تکمیل کے لئے انسان کو کس قدر مجاہدہ اور کس قدر صبر و استقامت کا نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے — !

حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتائیے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہ تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس بات پر پکے ہو جاؤ اور استقلال کے ساتھ قائم رہو۔

یہی وہ استقامت ہے جس کا حکم سورۂ ھود میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ کے الفاظ میں دیا گیا اور جس کو سُن کر آپ نے فرمایا کہ سورۃ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اسی استقامت کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے شہرۂ آفاق لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی میں بیان فرمایا ہے کہ:-

"چھٹا وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا گیا ہے یعنی اس راہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو اور تھک نہ جائے اور امتحان سے ڈر نہ جائے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- "إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ

(حٰمٓ السجدة: ۳۱-۳۲)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلاؤں کے وقت ثابت قدم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اُس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دُنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اُس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق و ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتظار نہ کریں کہ سہارا دے۔ نہ اُس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہرچہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دَم نہ ماریں اور ہرگز بیقراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا نہ ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۳-۱۵۴)

معزز سامعین! عشقِ مجازی اور دُنیوی عاشقوں کے مجاہدات کے قصّے تو آپ نے سُنے ہوں گے کہ مجنوں نے لیلیٰ کی خاطر کس قدر صحراء نوردی کی اور فرہاد نے شیریں کی خاطر جُوئے شیر لانے کے لئے کس قدر پاپڑ بیلے ـــــ! لیکن آئیے آج آپ کو عشقِ حقیقی کی کچھ داستان دلنواز سُناؤں۔ ہاں اُسی عشقِ حقیقی کی، جس کی رسُولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دُنیا میں آئے۔ صرف چند ایک کا ذکر قرآن مجید میں محفوظ کیا گیا ہے۔ تمام نبیوں کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ وہ سب خدائے واحد کی پرستش کا پیغام لیکر آئے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (انبیاء: ۲۶)

کہ ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسُول بھیجے ہیں ہم اُن میں سے ہر ایک کی طرف یہ وحی کرتے تھے کہ حقیقت یہ ہے کہ مَیں ایک ہی خدا ہوں پس میری عبادت کرو۔

پھر کُل انبیاء کے مخاطبوں نے بلا استثناء جو ردِّ عمل ظاہر کیا اُس کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (یٰسٓ: ۳۱)

کہ ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر۔ کہ جب کبھی بھی اُن کے پاس کوئی رسُول آتا ہے، وہ اُس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور مسخر کرنے لگ جاتے ہیں۔

چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام یہی پیغام لے کر آئے تھے کہ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ (ھود: ۲۷) اللہ کے سوا کسی ہستی کی پرستش نہ کرو۔ میں یقیناً تم پر ایک بڑے تکلیف دینے والے دن کے عذاب کے آنے سے ڈرتا ہوں۔ لیکن آپ کی اور آپکے پیروکاروں کی شدید مخالفت ہوئی۔ بائیکاٹ کیا گیا اور یہاں تک دھمکی دی گئی کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ (شعراء: ۱۱۷) اے نوح اگر تو اس تبلیغ سے باز نہیں آئے گا تو تو سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جائے گا ـــــ ان دھمکیوں اور استہزاء اور شدید مخالفت کے باوجود حضرت نوح علیہ السلام نہایت صبر و استقامت کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہے البتہ مخالفوں کو یہ کہہ کر خبردار کر دیا کہ اگر آج تم لوگ ہم پر ہنستے ہو تو کل ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔ پھر جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس فریق پر دیر تک رہنے اور رُسوا کرنے والا عذاب وارد ہونے والا ہے (ھود: ۳۹-۴۰)

پھر حضرت ھود علیہ السلام نے بھی یہی پیغام دیا۔ کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (ھود: ۵۱) لیکن اُن کی قوم نے بھی کوئی مثبت ردِّ عمل ظاہر نہیں کیا بلکہ کہا کہ "ہم تیرے کہہ دینے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی ہم تجھ پر ایمان لائیں گے" (ھود: ۵۴) اور کہنے لگے کہ "معلوم ہوتا ہے ہمارا کوئی معبود بد ارادوں سے تیرے پیچھے پڑ گیا ہے" (جو تو ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے لگا ہے) حضرت ہود علیہ السلام خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہے اور اگر کچھ جواب دیا تو وہ یہی تھا کہ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ میں تو اُسی خدا پر بھروسہ کئے بیٹھا ہوں جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے (ھود: ۵۷)

پھر حضرت صالح علیہ السلام آئے۔ آپ نے بھی خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی۔ لیکن آپ کی قوم نے بھی آپ کی شدید مخالفت کی حتیٰ کہ باوجود تنبیہ کے حضرت صالح علیہ السلام کی اُس اُونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں جس پر بیٹھ کر وہ تبلیغ کے لئے نکلا کرتے تھے۔ لیکن حضرت صالح علیہ السلام پھر بھی اپنے مشن میں کامیاب ہوئے اور ان کے مخالف خدا کے سخت عذاب کے مورد بنے۔

پھر ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ظہور ہُوا۔ آپ نے بھی دُنیا کو یہی پیغام دیا کہ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (انبیاء: ۵۷) کہ تمہارا رب آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمین کا بھی رب ہے وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں اس بات پر تمہارے سامنے گواہ ہوں ـــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ قوم کے سرداروں کے مناظرے بھی ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دلائل کا گویا سورج چڑھا دیا۔ لیکن نمرود اور اس کے مغرور ساتھیوں نے جو طاقت اور اقتدار کے نشے میں چور تھے، کہا

حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ (انبیاء: ۶۹) کہ یہ اپنے زبردست دلائل سے ہم کو زیر کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح تو ہم اپنے نظریات کا دفاع نہیں کر سکتے۔ ایک ہی علاج ہے اس کا۔ اس کو آگ میں ڈال کر جلا دو اور خاکستر کر دو۔

معزز سامعین! یہ عشقِ حقیقی کی سچی داستان ہے ؎

یہ عشق نہیں آساں، اتنا ہی سمجھ لیجئے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

ایک لمحہ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹے اور نمرود اور اس کے مغرور ساتھیوں نے اُس بے کس، کلمہ حق کہنے والے کو اُس کے دلائل سے عاجز آکر جلتے دہکتے الاؤ میں جھونک دیا۔ مگر قدیر و قادر اور حقیقی خدا نے اپنے صابر اور صدیق بندے کی حفاظت فرمائی اور اس آگ کو گلزار میں تبدیل کر دیا۔

پھر آپ کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جو صبر و استقامت کا مثالی نمونہ دکھایا وہ بھی ایک عظیم یادگار ہے۔ اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں تیز چھُرا دیکھ کر بھی ایک لمحہ کے لئے توقف نہیں کیا اور يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ کہہ کر ذبح ہونے کے لئے اپنی گردن آگے رکھدی۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انبیاء اور رُسُل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے جو نرمی سے اور آسانی سے پوری ہو جائیں۔ بلکہ ان پر بھاری ابتلاء اور امتحان وارد ہوئے جن میں وہ صبر اور استقلال کے ساتھ کامیاب ہوئے تب خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کو بڑے بڑے درجات نصیب ہوئے۔ دیکھو حضرت ابراہیم پر کیسا بڑا ابتلاء آیا۔ اُس نے اپنے ہاتھ میں چھُری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ اور اس چھُری کو اپنے بیٹے کی گردن پر اپنی طرف سے پھیر دیا۔ مگر آگے بکرا تھا۔ ابراہیم امتحان میں پاس ہُوا اور خدا تعالیٰ نے بیٹے کو بھی بچالیا۔ تب خدا تعالیٰ ابراہیم پر خوش ہُوا کہ اُس نے اپنی طرف سے کوئی فرق نہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بیٹا بچ گیا ورنہ ابراہیم نے اس کو ذبح کر دیا تھا۔ اس واسطے اُس کو صادق کا خطاب ملا۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ خُدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم تو آسمان کے ستاروں کی طرف نظر کر۔ کیا تو اُن کو گن سکتا ہے؟ اسی طرح تیری اولاد بھی نہ گنی جائے گی۔ تھوڑے سے وقت کی تکلیف تھی وہ تو گذر گئی۔ اس کے نتیجہ میں کس قدر انعام ملا۔ آج تمام سادات اور قریش اور یہود اور دیگر اقوام اپنے آپ کو ابراہیم کا فرزند کہتے ہیں۔ گھڑی دو گھڑی کی بات تھی وہ تو ختم ہوگئی اور اتنا بڑا انعام اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۸۵-۸۶)

پھر حضرت لوط علیہ السلام کے منکرین حضرت لوط اور آپ کے متبعین پر ظلم ڈھاتے رہے۔ ملک بدر کرنے کی دھمکی دیتے رہے۔ بار بار حملہ کر کے چڑھ آتے رہتے اور مہمانوں کے سامنے آپ کو ذلیل کرتے رہے مگر حضرت لوط اور آپ کے ساتھی نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اپنے کام لگے رہے حتیٰ کہ خدا کا حکم آگیا اور مخالفین کو عذاب نے گھیر لیا اور مومنوں کو دُکھوں سے نجات ملی۔

اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کے مخالفین نے بھی یہی طریق اختیار کیا اور دھمکی دی کہ اے شعیب! ہم تجھ کو اور ان کو جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا پھر تم ہمارے مذہب میں ضرور واپس آجاؤ گے (الاعراف: ۸۹) یعنی تم پر اتنی سختی کی جائیگی اور مصیبتوں کے پہاڑ تم پر توڑے جائیں گے کہ پھر ممکن ہی نہیں رہے گا کہ تم اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکو۔ بلکہ مجبوراً تمہیں اپنی جان بچانے کے لئے ہمارے مذہب میں لَوٹ کر آنا ہوگا۔ لیکن حضرت شعیب اور آپکے ساتھی، صبر و استقامت کیساتھ صراطِ مستقیم پر گامزن رہے تا آنکہ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ خدا کی طرف سے فیصلہ کا وقت آگیا اور مخالفین کو خدا کے سخت عذاب نے آپکڑا اور مومنوں کو دُکھوں سے نجات ملی۔

(باقی آئندہ)

درخواستِ دُعا

میرے داماد مکرم ڈاکٹر محمد حسین ساجد صاحب دل کے اپریشن کے بعد تا حال مکمل طور صحت یاب نہیں ہوئے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی پیچیدگی ہو جاتی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: علی محمد اللہ دین۔ جالندھر امرتسر

میرے محترم و پیارے والدینؓ کی یادیں

از محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ محمد عبد اللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ - لاہور

آج جب کہ میں حسبِ معمول اپنے محترم عزیز از جان والدینؓ کی یاد میں اور دُعا کی عاجزانہ تحریک کے ساتھ اپنے بھائی بہنوں کی خدمت میں لکھنے لگی ہوں۔ پاکستان کے حالات ابھی تک احمدیوں کے لئے ساز گار نہیں ہیں۔ ورنہ بذریعہ اخبار "الفضل" میری طرف سے تحریکِ دُعا میری آواز ماہ رمضان المبارک میں پہنچ جاتی تھی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد وطن عزیز میں خیریت و کامیابی کے ساتھ لائے۔ آمین

رمضان المبارک کی ۱۴ر تاریخ کو میرے محبوب والد حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحبؓ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ ۷ سال بعد میری نہایت پیاری والدہ صاحبہ بھی ہمیں چھوڑ گئیں۔ رمضان المبارک کی ۱۰ر تاریخ کو میرے بہت ہی پیارے بھانجے محمد صالح بھی ہم کو داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں و برکتیں اُن پر ہوں۔ درجات بلند سے بلند تر ہوں۔ جنت الفردوس میں خدا کی نعمتوں سے مالا مال ہوں۔ آمین یا اللہ آمین۔ قارئین کے لئے نیک باتوں کی یاد کو تازہ کرنے اور دُعا کی تحریک کی غرض سے چند اُمور درج کرتی ہوں۔

محترم والدین احمدیت قبول کرنے سے قبل فرقہ اسماعیلیہ کے فرد تھے جن کے افراد اپنے امام پر آنکھ بند کر کے پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ تو ان کے امام کسی قسم کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ ان کی تعلیم اسلام کے مطابق ہے۔ بلکہ اسلام سے دُور نہ نماز نہ روزہ۔ نہ حج۔ نہ پردہ! البتہ ان کی عبادت گاہ مسجد کی بجائے "جماعت خانہ" ہے۔

ایسی جماعت سے نکال کر خدا نے محترم والدین کو احمدیت کے جو حقیقی اسلام ہے سمجھنے کی توفیق و ہدایت دی یہ کس قدر بڑا احسان ہے۔ الحمد للہ۔ پھر اس کے بعد ایسے دولت، وقت اور نفس کی قربانی کی ایسی مثال پیش کی کہ نہ صرف وہ اپنی اولاد اور خاندان کے لئے نمونہ تھے بلکہ خلیفہ وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی والد صاحب محترم کی بہت قدر کی اور خوشنودگی کا اظہار فرمایا۔ اور آپ نے خواب میں بھی دیکھا کہ خدا اُن پر نور کی بارش کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کاش ہماری جماعت کے تاجر اور تاجر احباب سیٹھ محمد عبد اللہ بھائی سے سبق لیں وہ کس طرح دن رات تبلیغ کرتے ہیں اپنی دولت اور قوت کس فراخدلی سے خدا کی راہ اور خوشنودی کے حصول میں صرف کرتے ہیں گویا ساری دُنیا کو سمجھانے کی ذمہ داری صرف آپ کے ذمہ ہے۔

محترم والدین جو پہلے کبھی کبھی نماز پڑھتے تھے قبول احمدیت کے بعد نہ صرف پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنے لگے بلکہ اس کے علاوہ نوافل اور نمازِ تسبیح روزانہ ناشتہ کے بعد اور رات سونے سے قبل نہایت خشوع کے ساتھ گھنٹوں ادا کرتے تھے۔ الحمد للہ۔

اسی طرح پیارے والد صاحب محترم جو کبھی روزہ کے عادی نہ تھے نہ صرف ماہ رمضان شریف کے بلکہ بعد کے ۶ روزے شوال کے اور پھر سال بھر ہر ماہ چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو بھی روزہ رکھتے تھے۔ الحمد للہ۔

جیسے ہی آپ کی مالی حالت بہتر ہوئی آپ کو اسلام کے فرائض میں حج کا فریضہ ادا کرنے کا خیال آیا۔ آپ محترمہ والدہ صاحبہ کے ساتھ اور اپنی بڑی دختر میری پیاری ہمشیرہ آپا فاطمہ کے ساتھ اس مبارک وطویل سفر پر چل دیئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ہوائی جہاز نہیں تھے۔ بلکہ اونٹوں پر سفر طے کرتے تھے اور حرم شریف اور مدینہ منورہ کی زیارت میں چھ ماہ کا عرصہ لگتا تھا۔ میری پیاری ہمشیرہ جن کی عمر صرف چودہ سال کی تھی وہ آپ کے ہمراہ تھی (خدا وند کریم کے ہزار ہزار رحمتیں اُن پر ہوں وہ بھی ہم سے جدا ہو گئی ہیں) میری عمر اس وقت سات سال تھی اس لئے مجھ کو چچا جان کے یہاں چھوڑ گئے تھے۔ جب چھ ماہ بعد محترم والدین کی آمد کے دن قریب آئے تو میں نے اپنی زندگی کا پہلا روزہ شکرانہ کا رکھا تھا۔ الحمد للہ۔

محترم والد صاحب خدا کے فضل سے ہمیشہ با وضو رہتے تھے۔ اپنی دینی مصروفیت کی وجہ سے دوپہر کے وقت کبھی آرام کرتے نہیں دیکھا۔ کہتے دُنیا تو بس کام کرنے کی جگہ ہے اللہ تعالےٰ کے گھر آخرت میں ہی آرام کی جگہ ہے۔ آپ کی خوراک بھی بہت مختصر تھی۔ اور اسی طرح رات میں بہت کم سوتے۔ بڑی دیر تک نفل ادا کرنے کے بعد اسلامی تبلیغی رسالہ جات کی تالیف میں صرف کرتے تھے۔ صحت کے لئے تبدیلی ہوا کے لئے کبھی باہر نہیں گئے۔ ہم تو کیا ڈاکٹر بھی آپ کی صحت کو دیکھ کر حیران تھے۔ الحمد للہ ہر جمعہ کو قبرستان جا کر فاتحہ پڑھتے۔ بے شمار غریب و مساکین کو خیرات کرتے یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری تھا۔ ذکر الٰہی کرتے وقت بیٹھ کر نہیں بلکہ ٹہلتے ٹہلتے مسجد میں گھنٹوں کیا کرتے۔ الحمد للہ۔ غرض احمدیت کی صداقت حاصل کرنے کے بعد ہی آپ کی زندگی میں انقلاب آگیا۔ الحمد للہ۔

اسی طرح میری پیاری والدہ صاحبہ روزہ نماز کی اور پردہ کی پابند ہو گئیں۔ احمدیت کو سمجھنے اور قبول کرنے کے بعد وہ والد صاحب کی طرح تبلیغ کرتیں۔ ہر وقت اپنے ساتھ تبلیغی کتابیں رکھتیں تاکہ موقعہ ملنے پر اپنے ملنے والوں کو دیں۔ گھر پہ مہمانوں کی خدمت بخوشی کرتیں مرکز سے جو مہمان آتے وہ کافی عرصہ تک ہمارے یہاں قیام فرماتے۔ وہ اپنے نام "سکینہ" کی طرح سب کے لئے سکون کا باعث تھیں۔ بڑی تہجد گزار اور بہت دُعائیں کرنے والی تھیں۔ الحمد للہ۔

مولا کریم سے عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ میرے پیارے والدین کی مغفرت فرمائے۔ اسلام واحمدیت کے حق میں جماعت اور اپنی اولاد کے حق میں اُن کی تمام دُعائیں قبول فرمائے۔ ان کی تمام چھوٹی بڑی نیکیوں کو قبول فرمائے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ اللہ تعالےٰ کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہر دم نصیب ہو۔ ہم سب کو بھی آپ کے نیک قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ہمارا انجام بھی بخیر کرے۔ آمین

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور تمام بھائی بہنوں کی قیمتی دُعاؤں کی بہت مشکور ہوں۔ اور مزید طلب گار ہوں خصوصاً میرے محترم شوہر شیخ محمود الحسن صاحب جن کی بینائی کم ہوتے ہوتے اب بالکل ختم ہے۔ مولا کریم اپنی قدرت سے نور روشنی اور بصارت سے محتاج نہ کرے اور ہر دم محافظ و نگران رہے۔

اعلاناتِ نکاح

(۱):- مکرم اے عبد الرحمٰن صاحب ایرا پورم تحریر کرتے ہیں کہ:-

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ اے۔ رابعہ بنت مکرم اے خالی صاحب صدر جماعت احمدیہ ایرا پورم کا نکاح ہمراہ عزیزم کے شاہ الحمید صاحب ابن مکرم کوچونی صاحب آف کاکناڈ جماعت بعوض مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ نے مکرم کوچونی صاحب کے گھر پر پڑھا۔

(۲):- اسی روز خاکسار کے بھائی عزیزم اے ابراہیم کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہدہ بنت مکرم این اے محمد کونجو صاحب آف کروناگاپلی بعوض ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

احباب کرام کی خدمت میں ان ہر دو رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

نامور کرکٹ کھلاڑی محمد اظہر الدین کی احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد میں تشریف آوری

کرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی جوں جوں قریب آرہی ہے حضور پُر نور کے پُر شوکت خطبات ہر احمدی میں یہ احساس پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں کہ ہم میں سے ہر احمدی تبلیغی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دے۔ اسی احساس کے تحت خدام حیدر آباد کی خواہش ہے کہ دُنیا کی نامور شخصیتوں کو پیغام حق پہنچایا جائے۔ اس پروگرام کے تحت دُنیا کے نامور کھلاڑی محمد اظہر الدین صاحب کو احمدیہ مسلم مشن میں بُلا کر پیغام حق پہنچانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا جس کے لئے مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے قابل قدر تعاون دیا۔ ۲۶؍مئی ساڑھے دس بجے محمد اظہر الدین صاحب روزے کی حالت میں احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد تین خدام مکرم سید شجاعت حسین صاحب، مکرم واصف احمد صاحب انصاری، مکرم ریاض الدین صاحب کے ہمراہ پہنچے جس پر خاکسار حمید الدین شمس، مکرم احمد عبد الماجد صاحب، مکرم ارشاد حسین صاحب نے آپ کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر چونکہ آپ کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروانا مقصود تھا۔ اس لئے کوئی پبلک پروگرام نہ رکھا گیا۔ چنانچہ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کیا کہ کس رنگ میں جماعت احمدیہ عالم اسلام کو بیرونی دُنیا میں سربلند رکھے ہوئے ہے۔ افریقہ میں ہماری جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کیا کہ کس رنگ میں جماعت احمدیہ کے قدم بڑھ رہے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا میں اس سے واقف ہوں نیز پاکستان میں جماعت احمدیہ کے جیالے سپوت کلمہ طیبہ کی خاطر جو قربانیاں پیش کر رہے ہیں اس سے واقف کروایا گیا۔ قرآن مجید کے تراجم۔ کمپیوٹرائزڈ پریس کے ذریعہ اسلامی لٹریچر کی اشاعت نیز ۷۲ ایکٹر زمین پہ لندن میں اسلام آباد کا قیام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق ان سب مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ جسے آپ ہمہ تن گوش ہو کر سماعت فرماتے رہے۔ آخر میں خاکسار نے قرآن مجید کا انگلش ترجمہ اور لٹریچر کا سیٹ دیا جو آپ نے بخوشی قبول کیا۔ نیز الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی آپ کو تحفۃً دی جس کو آپ نے احترام سے قبول فرمایا۔ نیز خواہش کی گئی کہ وقتاً فوقتاً مشن ہاؤس تشریف لایا کریں آپ نے پھر آنے کا وعدہ فرمایا۔ بہر کیف یہ ملاقات دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ اور یہ ۲۳ سالہ مسلم نوجوان جس کے چہرے سے شرافت ٹپکتی ہے اور جو کرکٹ کے میدان میں دُنیا کا نامور کھلاڑی ہے کافی دیر تک مشن ہاؤس میں ہمارے درمیان رہا۔ متعدد فوٹوز بھی لئے گئے حضور پُر نور کی شخصیت سے متعارف کروایا گیا موصوف حضور کا فوٹو کافی دیر تک دیکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملاقات کو بار آور کرے۔ آمین

چیف منسٹر آندھرا پردیش کو قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم محمد عبید اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ حیدر آباد کے ایک وفد نے چیف منسٹر آندھرا پردیش این۔ٹی۔ راما راؤ سے ملاقات کر کے آندھرا پردیش میں احمدی جماعتوں کی تفصیل بتائی کہ کن کن علاقوں میں افراد جماعت پائے جاتے ہیں۔ ملاقات کے دوران وفد نے جناب چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور اسلامی لٹریچر کا سیٹ پیش کیا۔ جس کو موصوف نے ادب اور احترام سے قبول کرتے ہوئے خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور اپنے سیکرٹری کو حکم دیا کہ اس وفد کی تواضع کی جائے۔ اور ان کے مطالبات کو ریکارڈ کیا جائے۔ تاکہ ان کے مطالبات مرکزی حکومت کو بھی بھجوائے جائیں۔ کیونکہ ہم سب روزے دار تھے اس لئے چائے وغیرہ سے معذرت کرتے ہوئے چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ خبر مقامی کثیر الاشاعت روزناموں میں جلی حروف میں شائع ہوئی۔ روزنامہ سیاست نے ۲۴؍مئی کی اشاعت میں بایں الفاظ یہ خبر شائع کی۔

"چیف منسٹر سے احمدیہ وفد کی ملاقات" حیدر آباد ۲۳؍مئی احمدیہ مسلم مشن کے پریس ریلیز کے بموجب جماعت احمدیہ کے چھ رکنی وفد نے آج چیف منسٹر سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ وفد میں الحاج سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش، مولانا حمید الدین شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش، ڈاکٹر سعید انصاری قائد علاقائی، مولانا سراج الحق مختار شام، واصف احمد انصاری پریس سیکرٹری اور اجد اللہ بیگ شامل تھے وفد نے علاوہ اپنے مسائل کے چیف منسٹر کو انگریزی زبان میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔"

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین

عیسائیوں کے ایک تبلیغی جہاز کی مدراس میں آمد پر جماعت احمدیہ کی طرف سے تعاقب

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے دُنیا کی مختلف اہم تجارت گاہوں پر M.V. DOULAS نامی ایک عیسائی جہاز لنگر انداز ہوتا رہا ہے۔ مورخہ ۲؍تا ۶؍مئی مذکورہ جہاز کے مدراس میں بھی لنگر انداز ہونے کی ہمیں اطلاع ملی۔ تبلیغی نقطۂ نظر سے اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لئے احمدیہ مسلم مشن مدراس نے پورا انتظام کیا۔

چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تامل اور انگریزی میں مندرجہ ذیل بڑے سائز کے اشتہارات ہزاروں کی تعداد میں تیار کئے گئے۔

Ahmadiyya Movement welcomes Doulas The christian ship to this Holy Land. Where jesus spent his last days. yes, jesus came to INDIA in search of the Last Tracks of Isra-ealities to fulfil his mission as the prophet of Allah the Almighty.

اس اشتہار میں مزید معلومات کے لئے مشن ہاؤس کا پتہ دیا گیا۔

ہمارے متعدد خدام کئی رات مسلسل مدراس شہر کے مختلف علاقوں میں اور خاص کر بندرگاہ کے اردگرد ان اشتہارات کو چسپاں کرتے رہے۔ ان کے علاوہ دس ہزار انگریزی اور تامل میں چھوٹے چھوٹے اشتہارات شائع کئے جس میں حضرت یسوع مسیح کی آمد کی غرض۔ آپ کا صلیب کی لعنتی موت سے بچ کر ہندوستان میں سفر اختیار کرنا اور کشمیر میں مدفون ہو جانا تردید الوہیت مسیح وغیرہ امور پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ روزانہ شام کو اور خاص کر اتوار کے دن کو مذکورہ جہاز دیکھنے کے لئے آنے والوں کو نہایت پیار و محبت کے ساتھ مذکورہ اشتہار اور *"Latest findings about Jesus Christ. What is Islam"* وغیرہ لٹریچرز وسیع پیمانے پر تقسیم کرتے رہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شہر مدراس میں اس جہاز کی آمد کے ساتھ ساتھ ہماری تبلیغی سرگرمیوں کا خوب چرچا ہو رہا ہے۔

مورخہ ۹؍مئی کو مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان، مکرم محمد احمد اللہ صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب، عزیزم محمد امان اختر صاحب، عزیزم محمد ضیاء الدین صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد فی کس ۱۵ روپے ٹکٹ خرید کر جہاز میں گیا تاکہ اس جہاز کے منتظمین اور عیسائی مبلغین سے ملاقات کی جائے۔ ہم نے جہاز کے اندر جاکر دیکھا کہ اس میں صرف ایک بہت بڑا بک اسٹال لگایا ہوا ہے۔ جس میں بائبل و دیگر عیسائی کتب کے علاوہ سائنس ٹیکنالوجی۔ جغرافیہ تاریخ وغیرہ مختلف عنوانات پر کتب اور مختلف Atlas اور ڈکشنریز وغیرہ فروخت کی جا رہی تھیں۔

ہم نے وہاں کے منتظمین وغیرہ سے تبلیغی گفتگو کرنی چاہی لیکن کوئی آمادہ نہ ہوا۔ بالآخر یہ معلوم ہونے پر کہ خاکسار رسالہ راہ امن کا اور مکرم نوجوان صاحب ایک اخبار کے ایڈیٹر ہیں' ایک انگریز نے ہمیں بٹھایا اور چند نوجوان وہاں جمع ہو گئے۔ مکرم نوجوان صاحب نے اُن سے دریافت کیا کہ اِس جہاز کا اِس طرح گشت کرنے کا مقصد کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دُنیا میں اچھی کتابوں (گڈ بکس) سے تعارف کروانا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس مختلف نوعیت کی چار ہزار کتب فروخت کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ اور ہم دُنیا میں اس طرح اپنا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ اُن سے پوچھا گیا کہ اگر آپ کا مقصد صرف گڈ بکس سے ہی دُنیا کو تعارف کروانا ہی ہے تو پھر قرآن مجید اور دیگر مذہبی کتب کیوں نہیں رکھتے ہیں۔ اِس سوال کا جواب اُنہوں نے شرمیانی کے ساتھ دیا کہ ہم صرف بائبل کے ذریعہ ہی اپنا یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس پر مکرم نوجوان صاحب نے کہا کہ دُنیا میں صرف آپ کی موجودہ بائبل ہی وہ واحد کتاب ہے جو خدا کو تین دن تک مرا ہوا قرار دیتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ایک فرستادہ اور پاک نبی کو ملعون کہتی ہے۔ کیا آپ لوگ یہی پیغام لے کر جگہ جگہ پھرتے ہیں؟ اس پر انہوں نے نہ صرف کوئی جواب دیا بلکہ کھڑے ہو کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا گویا کہ وہ ہم سے مزید گفتگو کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ اُس وقت ہمیں صحیح طور پر فَبُہِتَ الَّذِیْ کَفَرَ (کافر مبہوت ہو گیا) کا نظارہ دیکھنے میں آیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعی صلیب کے (صلیبی عقیدے کے) پرخچے اُڑا کر رکھ دیئے ہے۔ چنانچہ ہمیشہ ہی پادریوں سے گفتگو کرتے وقت اس کیفیت کا مشاہدہ ہُوا کرتا ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اُڑیسہ کا تبلیغی وتربیتی دورہ اور کامیاب تبلیغی جلسے

مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک لکھتے ہیں کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے بمشورہ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن ۷ تا ۲۰ اپریل صوبہ اُڑیسہ کی جماعتوں کا تربیتی و تبلیغی دورہ کرنے کی غرض سے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ مبلغ انچارج سرینگر (امیر وفد) اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ مبلغ انچارج کلکتہ اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد کو مقرر کیا۔ اس وفد نے پروگرام کے مطابق صوبہ کی مختلف جماعتوں کا دورہ کر کے تبلیغی و تربیتی اجلاسات کئے بعض جلسوں میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید بھی شامل رہے۔ اس دوران کیرنگ میں دو روزہ کامیاب جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی عمل میں آیا۔ جس کی رپورٹ علیحدہ شائع ہو چکی ہے۔ باقی جماعتوں کے جلسوں کی مختصر روئیداد یوں ہے۔

سورو:۔ مورخہ ۸ اپریل کو سورو میں نئی تعمیر شدہ مسجد میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں جلسہ ہُوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ' مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

ہلدی پدا:۔ اگلے دن ہلدی پدا میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اسپیکر کی اجازت حاصل کی گئی۔ انچارج تھانہ نے اجازت دیتے ہوئے اپنے اسٹاف کو تاکید کی کہ مذہب کے بارے میں کچھ سننا ہے تو احمدیوں سے سنو۔ چنانچہ محکمہ پولیس کے چودہ افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی اور پوری کاروائی کو سُن کر متاثر ہوئے شام سات بجے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی اور نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ناظم انصار اللہ ضلع بالاسور۔ مکرم غلام مجتبیٰ صاحب اور خاکسار نے موعود اقوام عالم۔ وفات مسیح اور ظہور امام مہدیؑ کے عنوانات پر اُڑیہ زبان میں تقاریر کیں۔ جبکہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ نے اسلام اور امنِ عالم اور سیرت آنحضرت صلعم کے موضوعات پر اُردو میں تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں قریب کی احمدی جماعتوں کے افراد اپنے زیر تبلیغ دوستوں کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کے اختتام پر ایک دوست کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

تارا کوٹ:۔ مورخہ ۸ اپریل کو تارا کوٹ میں تبلیغی جلسۂ عام کا انعقاد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ جس میں کئی غیر مسلم اور غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ نیز اسپیکر کی مدد سے دور دور تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اس جلسہ میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم سید نذر الدین احمد صاحب نے اُڑیہ زبان میں اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ' مکرم خالد حسین صاحب نے اُردو میں تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے بعض غیر احمدیوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

بھدرک:۔ مورخہ ۱۰ اپریل کو بھدرک ٹاؤن ہال میں ایک پبلک جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ بھدرک میں اس نوعیت کا یہ پہلا جلسہ تھا۔ احباب جماعت نے خوب تعاون دیا اور ہر ممکن تدبیر سے اِس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ جماعت کی درخواست پر ایس۔ ڈی۔ او جناب برلیش چندر داس ادھیکاری بھی جلسے میں شریک ہوئے اور باوجود مخالفانہ ماحول کے متعدد غیر احمدی بھائی اور غیر مسلم دوست شریک ہوئے۔ شام ۷ بجے مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم خوانی اور صدر جلسہ کی تعارفی تقریر کے بعد مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب کیرنگ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ خاکسار نے اُڑیہ زبان میں تقریر کی۔ مہمان خصوصی جناب برلیش چندر داس ادھیکاری نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔ صدارتی خطاب کے ساتھ رات ۱۰½ بجے جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا۔

کرڈاپلی:۔ کیرنگ کے جلسہ سالانہ کے بعد کرڈاپلی مسجد احمدیہ میں مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ اور مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب نے تربیتی تقاریر کیں۔ اگلے دن صبح نو بجے لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی کا تربیتی جلسہ منعقد ہُوا۔ جس میں پردہ کی رعایت سے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ نے مستورات کو تربیتی اُمور کی طرف توجہ دلائی۔

پینکال:۔ مورخہ ۱۴ اپریل کو پینکال میں جلسۂ عام کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مستورات نے بھی پردے کی رعایت سے استفادہ کیا۔

ارکھ پٹنہ:۔ ارکھ پٹنہ' تکت دیئی پور اور تُلسی منڈپ دو مقامات میں تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ تُلسی منڈپ میں جلسے میں تقریباً پانچ سو غیر مسلم افراد شریک ہوئے۔ منگولی چرن ساہو ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کی زیر صدارت یہ جلسہ منعقد ہُوا۔ جس میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس جلسے کا بہت اچھا اثر رہا۔

غنچیہ پاڑہ:۔ مورخہ ۱۶ اپریل کو بعد نماز مغرب غنچیہ پاڑہ میں گاؤں کے بیچ واقع ہندوؤں کے کوٹھا گھر میں گاؤں کے ایک معزز دوست کُمتی ساہو کی زیر صدارت جلسے کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس جلسہ میں بکثرت غیر احمدی اور غیر مسلم بھائیوں نے شرکت کی۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب اور خاکسار نے اُڑیہ زبان میں تقاریر کیں۔ جبکہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ کی اُردو تقریر کا بھی ترجمہ کیا گیا بفضلہ تعالیٰ ان تقاریر کو بہت پسند کیا گیا۔ جناب پرشوتم صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مساعی کو بہت سراہا۔ رات ۱۰½ بجے اجلاس اختتام پذیر ہُوا۔

تالبر کوٹ:۔ مورخہ ۱۷ اپریل کو ہمارا وفد تالبر کوٹ پہنچا۔ یہاں جماعت نے زیر تعمیر خرچ کر کے ایک شاندار مسجد تیار کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ شام ۶½ بجے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیازؔ کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ خاکسار اور مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب نے اُڑیہ زبان میں تقاریر کیں۔ نیز ایک غیر مسلم دوست جناب کاسی ناتھ راؤت ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نے بھی تقریر کی۔ قومی یکجہتی اور امن کے قیام کے لئے جماعت کی کوششوں کی تعریف کی۔ جلسہ گاہ کو بہت آراستہ کیا گیا تھا۔ غیر احمدی و غیر مسلم احباب کثرت سے شریک ہوئے۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہمارا وفد ۱۸ اپریل کو سونگھڑہ پہنچا جہاں دو روزہ کامیاب جلسہ سالانہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی علیحدہ رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے ✦

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی تبلیغی کلاس (بقیہ صفحہ اوّل)

وفات مسیح ثابت کی ہے۔ آپ کا درس نہایت مدلل اور دلچسپ تھا اور نہایت توجہ اور انہماک سے سنا گیا۔ بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہم پیشگوئیاں کے عنوان پر محترم نسیم احمد صاحب باجوہ نے اپنا دوسرا لیکچر دیا۔ آپ کا لیکچر بھی نہایت علمی اور تحقیقی تھا اور بڑی توجہ سے سنا گیا۔

تیسرا لیکچر مکرم اخلاق احمد صاحب انجم کا اردو زبان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام پر تھا۔ آپ نے اس کتاب کی ضرورت تصنیف بیان کرنے کے بعد اس کا نفس مضمون بیان کیا۔ آپ کا انداز بیان نہایت سادہ اور دلچسپ تھا۔ اور بے حد معلوماتی تھا۔

چوتھا لیکچر مکرم عبد الماجد صاحب طاہر کا تھا آپ نے اردو میں "اسلام کی برتری دوسرے مذاہب پر" کے عنوان سے بڑی محنت سے اپنا لیکچر تیار کیا ہوا تھا جو بے حد دلچسپ تھا۔ اس لیکچر کے ساتھ ہی صبح کا سیشن ختم ہوا۔ اس سیشن میں ۱۹ لجنات کی کل ۱۰۵ خواتین نے شرکت کی۔

نماز اور کھانے کے بعد ۳ بجے دوسرا سیشن شروع ہوا۔

پہلا لیکچر مکرم منیر الدین صاحب شمس کا موجودہ عیسائیت کے موضوع پر تھا۔ آپ کا لیکچر بھی دو حصوں پر منقسم تھا۔ یہ لیکچر پہلے حصے پر تھا۔ آپ نے بتایا کہ آج کی رائج الوقت عیسائیت کا آغاز پولوس نامی شخص نے کیا اور اس شخص نے بائبل کی بعض ایسی تعلیمات کو منسوخ کر دیا جو یہود میں مدتوں سے چلی آ رہی تھیں اور اس طرح موجودہ عیسائیت کی بنیاد رکھی۔ آپ نے نہایت تفصیل سے موجودہ عیسائیت کے عقائد بتائے آپ کا لیکچر علمی اور تحقیقی تھا یہ مضمون عورتوں کے لئے نسبتاً نیا تھا اس لئے بہت پسند کیا گیا یہ لیکچر انگلش میں تھا۔

اس سیشن کا دوسرا لیکچر تربیتی تھا اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے عورتوں کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی نیز تربیت اولاد جیسے اہم مضمون پر روشنی ڈالی۔

تیسرا لیکچر مکرم و محترم مصطفیٰ ثابت صاحب کا تھا۔ آپ نے اپنے مضمون کا دوسرا حصہ بیان کیا جس میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام کو ثابت کیا اور لفظ خاتم کی وضاحت کی اور نہایت دلآویز طریقہ سے تبلیغ کے دوران پیش آنے والے واقعات بیان کر کے مضمون کو واضح کیا عصر کی نماز کے بعد بیت بازی کے ساتھ دوسرے دن کا پروگرام ختم ہوا۔

۱۸ اپریل کو مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے درس القرآن کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ آپ نے آیت خاتم النبیین کا درس دیا۔ اور اس مضمون کو قرآن کریم کی بعض دوسری آیات سے ثابت کیا۔

دوسرا لیکچر مکرم اخلاق احمد صاحب انجم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب توضیح مرام پر تھا۔ آپ نے اس کتاب سے متعلق تمام امور کو بیان کرتے ہوئے نفس مضمون پر روشنی ڈالی۔ یہ لیکچر اردو میں تھا۔ اور ۴۵ منٹ میں آپ نے اس کتاب کا مکمل طور پر تعارف کروا دیا۔

اس کے بعد تقریباً ۱½ گھنٹے تک سوال و جواب کی نشست ہوئی عورتوں نے سوال لکھ کر دیئے جس کے جوابات مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے تسلی بخش اور تفصیل سے دیئے۔ عورتوں نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا ۵۰ کے قریب چھوٹے اور بڑے سوالات پوچھے گئے۔

صبح کے اس سیشن میں ۱۸ لجنات کی تقریباً ۱۰۰ خواتین نے شرکت کی۔ نماز اور کھانے کے بعد دوسرا سیشن ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔

پہلا لیکچر مکرم منیر الدین صاحب شمس کا تھا جس میں انہوں نے اپنے مضمون "موجودہ عیسائیت" کا دوسرا حصہ بیان کیا۔ بعدہٗ مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے اردو میں "کامیاب تبلیغ کس طرح کی جا سکتی ہے" کے عنوان پر ایک مدلل لیکچر دیا جس کو بہت پسند کیا گیا۔

بعد ازاں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے تبلیغی اور تربیتی لیکچر دیا جس میں آپ نے وضاحت کی کہ تربیت اولاد کے لئے اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کس قدر ضروری ہے۔

اس سیشن میں ۱۹ لجنات کی ۱۰۴ خواتین نے شمولیت کی۔

اس تبلیغی کلاس کے آخری دن مورخہ ۱۸ اپریل کو سیمینار کا پروگرام محترمہ فرحت ملک صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ محترمہ صاحبزادی الحفیظ ولی الدین نے نظم پڑھی محترمہ ناہید وسیم احمد نے What is The purpose of Seminar پر ایک مقالہ انگلش میں پڑھا۔ اس کے بعد اس عاجزہ نے اردو میں سیمینار کا طریقہ کار اور مقاصد کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ ان کو بتایا گیا کہ ہال میں موجود خواتین دو گروہوں میں منقسم ہو جائیں گی ہر گروپ کا ایک گروپ لیڈر ہوگا ان کو دو سوالات دیئے جائیں گے جن پر وہ تبادلہ خیالات کریں گی ہر عورت کو بولنے کا پورا موقعہ دیا جائے گا۔ گروپ لیڈرز اپنے گروپ کی ڈسکشن کے پوائنٹ لکھتی جائیں گی اور بعد میں دونوں گروپ لیڈر اپنے اپنے پوائنٹ مائیک پر آکر بیان کریں گی تاکہ سب کو پتہ چل جائے کہ دوسرے گروپ نے کیا سوچا ہے۔ ایک گروپ میں اردو بولنے والی عورتوں کی زیادہ تعداد تھی۔ لہٰذا ان کا [illegible] اردو میں ہوا۔ ان کی گروپ لیڈر محترمہ ناصرہ رشید صاحبہ مقرر ہوئیں۔ جو اپنے گروپ کو لے کر محمود ہال میں بیٹھ گئیں دوسرے گروپ میں انگلش بولنے والی خواتین تھیں لہٰذا اس گروپ نے انگلش میں تبادلہ خیال کیا۔ اس گروپ کی لیڈر محترمہ پروین رفیع مختار صاحبہ تھیں جو اپنے گروپ کو نصرت ہال میں لے گئیں۔ جو سوالات ان کو دیئے گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہماری مشکلات کیا ہیں اور ہم ان پر کس طرح قابو پا سکتی ہیں۔؟

(۲) ہم اپنی بہنوں کو کس طرح بیدار کر کے انہیں کامیاب داعیان الی اللہ بنانے میں کامیاب ہو سکتی ہیں؟

ان دونوں سوالوں پر دونوں گروپ ۱۲ بجے تک تبادلہ خیالات کرتے رہے اس کے بعد گروپ لیڈرز نے اپنی ڈسکشن کا ماحصل مائیک پر آکر بیان کیا اور کافی اہم نکات ہمارے سامنے آئے اور عورتوں نے یہ پروگرام بہت پسند کیا۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل نئی احمدی ہونے والی خواتین نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔ انہیں مدعو کیا گیا۔ "احمدیت کیوں قبول کی" عنوان دیا گیا تھا۔

(۱) ایلین [illegible] [illegible]

(۲) نسا شیم گنائی [illegible] [illegible]

(۳) شہناز بیگم بارکنگ [illegible]

ان تینوں بہنوں کے تاثرات بہت پسند کئے گئے خاص طور پر شہناز بیگم صاحبہ کے حالات سن کر اکثر عورتوں کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس پروگرام کے بعد دعا کے ساتھ یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کلاس بہت کامیاب رہی اور مستورات نے اس سے بہت استفادہ کیا ہے۔ تمام لیکچرز کی ٹیپیں بن گئی ہیں پورا سیٹ ۱۳ کیسٹس پر مشتمل ہے۔ جتنی لجنات باہر سے آئی ہوئی تھیں وہ اپنے ساتھ کیسٹس کے سیٹ خرید کر لے گئی ہیں۔ تاکہ وہاں جا کر اپنی ممبرات کو سنا سکیں۔

جن بہنوں کے سپرد جو ڈیوٹیاں کی گئیں تھیں بفضلہ تعالیٰ سبھوں نے احسن رنگ میں ان کو ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز جن احباب نے نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ لیکچر دیئے وہ بھی دعا اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اسی طرح ہماری وہ تمام بہنیں بھی دعا کی مستحق ہیں جو اپنے کاموں کا حرج کر کے کلاس میں شریک ہوئیں اور استفادہ کیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

● ــــ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا ابھی بہار سے اپنی بڑی اماں جان مکرمہ حسینہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز اُن کے تمام بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ مبلغ تیس روپے صندوق امداد میں ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ● ــــ مکرم مبارک احمد صاحب دائمی بیماری سے پریشان ہیں اپنی جملہ مشکلات کے ازالہ نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اور والدین کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۴۲۷۲۳ — میں نصرت فاطمہ زوجہ خلیل احمد صاحب ضمیر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۶-۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں ایک گھڑی جس کی قیمت ۵۰/- روپے ہے نیز زیورات طلائی مندرجہ ذیل ہیں:۔ (۱) ایک عدد سونے کا ہار ۲ تولہ (۲) ایک عدد چھلا طلائی ½ تولہ (۳) ایک عدد لاکٹ طلائی ½۱ تولہ (۴) ۲ عدد انگوٹھیاں طلائی ½ تولہ (۵) ایک عدد چھلا مع لاکٹ طلائی ½ تولہ۔ جملہ چھ تولہ سونا جس کی رائج الوقت کے مطابق ۷۲۰۰/- روپے بنتی ہے (سات ہزار دو صد روپے) اور مہر مبلغ پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔ اور چاندی ۹ تولہ جس کی قیمت ۲۱۶/- روپے بنتی ہے۔ میں اپنی منقولہ جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور بوقت وفات جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد	نصرت فاطمہ	خلیل احمد

وصیت نمبر ۴۲۸۱۵ — میں زبیدہ خانم زوجہ مکرم مولوی حفیظ احمد صاحب مبشر معلم وقف جدید قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۶-۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی ماہوار آمد نہیں اگر آمد کی صورت پیدا ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی ادائیگی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تازیست کرتی رہوں گی۔

زیور طلائی ہار ۲۰ گرام کانٹے ۴ گرام۔ انگوٹھی ½۲ گرام کل وزن ½۲۶ گرام موجودہ قیمت ۶۱۰۰/- روپے۔ چاندی کا سیٹ ۵۰ گرام قیمت ۲۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/-۔ کل میزان ۱۱۳۰۰/- روپے۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شریف احمد شیخوپوری خسر موصیہ	زبیدہ خانم	حفیظ احمد مبشر خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۴۲۸۱۶ — میں قریشی محمد رحمت اللہ ولد مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد قوم قریشی پیشہ ملازم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۶-۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

سکنی اراضی واقع ننگل باغبانان ½۶ مرلہ قیمت ۸۰۰۰/- روپے جو ہم دونوں بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ اس کے علاوہ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں اور مجھے ماہوار چار صد بہتر روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
قریشی محمد فضل اللہ	قریشی محمد رحمت اللہ	ممتاز احمد ہاشمی

وصیت نمبر ۴۲۸۱۸ — میں جمیل احمد ناصر ولد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب قوم احمدی پیشہ وکالت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۳-۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے جس سے مجھے مبلغ ۹۱۵/- روپے تنخواہ ماہوار ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ⅒ حصہ کر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شاہد احمد قاضی	جمیل احمد ناصر	محمد اکبر

وصیت نمبر ۴۲۸۲۰ — میں حافظ مظہر احمد طاہر ولد مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۴-۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار انجمن وقف جدید احمدیہ کا ملازم ہے۔ جس سے مجھے ماہوار چار صد بہتر روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اس کے بعد کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر ۶-۴-۸۷ سے نافذ کی جاوے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شاہد احمد قاضی	مظہر احمد طاہر	جمیل احمد ناصر

تقریبِ شادی

مورخہ ۲۷/۴/۸۷ کو مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ابن مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش نائب ناظر اعلیٰ قادیان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ حسب پروگرام بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں دُلہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ بارات محترم حافظ عبد العزیز صاحب درویش مرحوم کے مکان پر گئی جہاں اُن کی بیٹی عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ کی تقریبِ رخصتانہ پر تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔ واضح ہو کہ موصوف کا نکاح قبل ازیں ماہ اپریل ۱۹۸۷ء میں ہو چکا تھا۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ادارہ)

ولادتیں

(۱) — مورخہ ۱۲/۵/۸۷ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم حفیظ احمد صاحب منصوری آف دہلی کے گھر دُوسرا لڑکا ہوا ہے۔ جس کا نام ندیم احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم عزیز احمد صاحب منصوری درویش کا پوتا اور مکرم دلدار علی خان صاحب آف راجستھان کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں مکرم حفیظ احمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ پچیس ۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ قارئین سے عزیز نومولود کے نیک صالح اور خادمِ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(خاکسار منیر احمد حافظ آبادی۔ ناظر امورِ عامہ قادیان)

(۲) — مکرم رشید احمد صاحب پونچھی کارکن بورڈنگ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام سلطان احمد رکھا ہے۔ احباب کرام سے بچے کی صحت و سلامتی اور خادمِ دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ موصوف نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔ (ادارہ)

(۳) — مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب نیّر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶/۵/۸۷ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولودہ محترم مولوی عبد الحمید صاحب مومن درویش کی پوتی اور محترم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب کی خدمت میں نومولودہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، نیک صالحہ اور قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب نیّر نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔ (ادارہ)

مطالعہ کُتب یاد رہے کہ ماہ مئی تا اکتوبر ۱۹۸۷ء خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفِ لطیف "ازالہ اوہام" مقرر ہے۔ خدام اس کے مطالعہ میں مصروف رہیں۔ اور قائدینِ مجالس اس کے مطابق رپورٹ دفتر مرکزیہ کو ارسال کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ارشادِ باری تعالیٰ :-

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ

دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں (کیونکہ) ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔

(طالبِ دُعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONES { 76360, 74350

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PHONE. 275475 } CALCUTTA - 700073.
RESI. 273903 }

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآنِ مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے ٭ اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE FACTORY. ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099.
PHONES { OFFICE:- 6348179, RESI.:- 629389

ھُوَالنَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر:- ۶۱۶۰۹۶)

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوہر احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READY MADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

اپٹرا ریڈیو۔ ٹی وی سیٹ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE-670001, PHONE NO. 4478.

HEAD OFFICE :- P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA) PHONE NO. 12.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.

PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

الاحمد گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو!"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب پاریگون ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!